جماعت اسلامی ہند
کی
رفاہی خدمات

شعبۂ تنظیم

جماعت اسلامی ہند

ترتیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اسلام اپنے پیرووں کو صرف اپنی امت ہی کا نہیں بلکہ پوری انسانیت کا سچا ہمدرد، بہی خواہ اور غم خوار بناتا ہے۔ بلکہ وہ روے زمین کی تمام مخلوقات کے ساتھ رحمت وشفقت، مہر و محبت اور ہمدردی کی تعلیم دیتا ہے۔ نفرت، تعصب اور عداوت اسلامی تعلیمات کی عین ضد ہیں۔ خواہ یہ قوم ووطن کی بنیاد پر ہو خواہ ذات برادری اور نسل ورنگ کے نام پر۔ ساری مخلوق خدا کا کنبہ ہے۔ اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ انسان وہ ہے، جو اللہ کی مخلوقات کے ساتھ حسن سلوک کا رویہ اختیار کرے۔ بھوکے کو کھانا کھلانا، پیاسے کو پانی پلانا، ننگے کو کپڑا پہنانا، مسکین ومحتاج کی دست گیری کرنا، مظلوموں کی حمایت و دادرسی کرنا اور خلق خدا کے کام آنا اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔

بندگان خدا کی بے لوث خدمت، اپنے پالن ہار کو راضی اور خوش کرنے کا وسیلہ بھی ہے۔ ایک سچے اور خدا پرست انسان کی آخری آرزو اور تمنا یہی ہوتی ہے کہ اس کا مالک و مولیٰ اس سے راضی ہو جائے۔ رفاہی خدمات کے ذیل میں گلی محلوں کی صفائی ستھرائی اور روشنی کا اہتمام کرنا، زمین آباد کرنا، راستے سے تکلیف دہ چیز دور کرنا، پینے کا صاف پانی مہیا کرنا، سرائے تعمیر کرنا، سایہ دار اور پھل دار درخت لگانا، شفا خانے قائم کرنا جیسی خدمات شامل ہیں۔ ضرورت مندوں کی وقتی ضروریات پر چھوٹی بڑی مدد کرنا مستحسن ہے، لیکن اگر ضرورت وقتی نہیں ہے تو اسے اس وقت تک جاری رہنا چاہیے، جب تک کہ وہ ضرورت باقی رہے اور ضرورت مندوں کو اپنی ضروریات کی تکمیل کے لیے کسی کا دست نگر اور محتاج نہ ہونا پڑے۔ مسائل کا عارضی حل ڈھونڈنے

کی بہ جائے ان کا مستقل حل تلاش کیا جائے۔ نبیؐ کے ارشادات گرامی اس سلسلے میں ہماری رہ نمائی کرتے ہیں۔ مثلاً یتیم کی کفالت کرنے میں اس کی پرورش بھی شامل ہے۔ اس کی تعلیم وتربیت کے ساتھ اس کا معاشی انتظام بھی ضروری ہے۔ ایسے شخص کی امداد کرنا، جس کے ہاتھ میں ڈگری ہو، کوئی ہنر یا پیشہ ہو۔ اس کی مدد روپے پیسے، فنی تعاون اوزار اور مشینوں کی فراہمی اور پیداوار کے لیے بازار اور مارکیٹ پیدا کر کے کی جاسکتی ہے۔ ملک میں رونما ہونے والے فسادات کے علاوہ قحط، سیلاب، زلزلے، سائکلون (سمندری طوفان)، آتش زنی اور اس طرح کے دیگر مواقع پر ابتدا ہی سے جماعتِ اسلامی اپنے محدود ذرائع ووسائل کی حد تک خدمت خلق کا فریضہ انجام دیتی رہی ہے۔

اس ضمن میں ۱۹۴۸ء میں ملک کے بیشتر علاقوں میں بارش کی کثرت کے سبب دریاؤں میں آنے والی طغیانی قابل ذکر ہے، جس میں خاص طور سے اتر پردیش بہت زیادہ متاثر ہوا اور گنگا کے سیلاب کے زیر اثر ۲۰ لاکھ افراد بے گھر ہو گئے۔ جماعت نے اس موقعے پر حتی المقدور ریلیف کی خدمت انجام دی۔ اسی طرح ستمبر ۱۹۴۸ میں حیدر آباد میں پولس ایکشن کے زیر اثر قتل وغارت گری اور لوٹ مار کے بھیانک واقعات پوری ریاست میں وسیع پیمانہ پر ہوے۔ جماعت نے اس موقعے پر بھی اپنے ممکنہ ذرائع ووسائل کو کام میں لاتے ہوے حتی المقدور ریلیف کی خدمت انجام دی، امن وامان کی بحالی کی کوشش کی، مسلم عوام پر پھیلے ہوے خوف و ہراس کو دور کرنے کی سعی وتدبیر کی، ریلیف کے ہنگامی کاموں کے علاوہ بیت المال سے بھی مستحقین کی مدد کی اور ان کے لیے کھانے کپڑے اور دوا علاج کا انتظام کیا، چھوٹے پیمانے پر روزگار کے ذرائع فراہم کیے، مفت طبی مراکز (Free Dispecaries) قائم کیے تا کہ غریب و نادار بیماروں کے علاج کا بندوبست ہو سکے۔ چھوٹے پیمانے پر بلا سودی قرض دینے کی اسکیم جاری کی گئی اور حجاج کرام کی خدمت اور ان کی رہ نمائی کا انتظام کیا گیا۔ خدمت خلق کے ان کاموں کو منصوبہ بند اور منظّم طریقے سے انجام دینے کے لیے ۱۹۶۰ء کے آغاز میں پلاننگ کی گئی۔ ۱۹۶۱ء سے لے کر ۱۹۶۴ء تک پھر وقفے وقفے سے ملک کی مختلف ریاستوں میں مسلم کش فسادات کا سلسلہ جاری رہا۔ ان تمام ہی مواقع پر جماعت نے مذہب وملت کی کسی ادنیٰ تفریق کے بغیر وسیع پیمانے پر اللہ کے بندوں کی خدمت انجام دی۔

مہاراشٹر کے ضلع لاتور، مدھیہ پردیش کے جبل پور اور گجرات کے بھُج میں زبردست

زلزلوں میں جو وسیع پیمانہ پر جان و مال کی تباہی آئی، اس موقعے پر بھی جماعت نے بڑے پیمانے پر راحت کاری کے مختلف کام انجام دیے۔ آندھرا، اڑیسہ، گجرات، مغربی بنگال اور بہار کے سیلاب زدہ علاقوں میں بھی متعدد دیہاتوں میں باز آبادکاری اور تعمیر مکانات کی خدمت متعدد بار انجام دی گئی کیرلا اور دوسری ریاستوں میں ریلیف کی خدمت انجام دینے کے لیے افراد کی تربیت بھی کی گئی۔ حالیہ دنوں میں جماعتی سطح پر رفاہی اداروں اور خدمت خلق کی انجمنوں کی تعداد میں قابل لحاظ اضافہ ہوا ہے۔ جماعت اسلامی ہند اپنے قیام کے اولین دور سے ہی رفاہی، فلاحی اور خدمت خلق کا فریضہ بلاتفریقِ مذہب و ملت انجام دیتی رہی ہے۔ آزاد ہندستان میں رونما ہونے والے تمام طوفانوں سیلابوں، خشک سالیوں اور زلزلوں میں طبی خدمات اور بلا سودی قرضوں کی فراہمی میں اس نے مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلم مستحقین اور ضرورت مندوں کی خدمت کو بھی جماعت نے اپنا دینی فریضہ سمجھا۔ مثال کے طور پر گجرات کے ۲۰۰۱ء کے بھیانک زلزلے، آسام اور بہار کے ۲۰۰۴ء کے دریائی سیلاب اور دسمبر ۲۰۰۴ء کے قیامت خیز سمندری زلزلے اور طوفان میں ٹمل ناڈو، کیرلا، انڈمان اور آندھرا پردیش میں جماعت کے وابستگان نے غیر مسلم متاثر بھائیوں کی بھی بڑے پیمانے پر خدمت کی۔

گزشتہ نصف صدی کے عرصے میں ملک کے گوشے گوشے میں جماعت نے جو رفاہی اور سماجی خدمات انجام دی ہیں، اس کا احاطہ تو ممکن نہ تھا تاہم رفاہی خدمات کے ذیل میں تنظیمی حلقوں سے جو مواد فراہم ہوسکا ہے، انھیں اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کے مطالعہ کے وقت بعض ریاستوں (مثلاً آسام وغیرہ) میں رفاہی و فلاحی کاموں کی کمی کا احساس ابھر سکتا ہے، لیکن اس کا سبب وہاں جماعت کے کام کی وسعت اور ارکان و کارکنان کی تعداد میں کمی کا واقع ہونا ہے۔ البتہ تحریک اپنی قوت اور وسائل کے مطابق ارضی و سماوی آفات اور دیگر ضرورتوں کے مواقع پر بندگان خدا کی بلاتفریق خدمت کے لیے ہمیشہ متحرک رہی ہے۔

شعبہ تنظیم کی طرف سے جماعت کی مختلف خدمات ــــ تعلیمی، رفاہی اور سماجی اور فسادات کے مواقع پر کی گئی ریلیف کی خدمات کے تعارف کے لیے علاحدہ علاحدہ کتابیں شائع کی جارہی ہیں۔ فسادات سے متعلق ریلیف کی رپورٹ کو ''فرقہ وارانہ فسادات اور جماعت اسلامی ہند کا ریلیف ورک'' نامی کتابچے میں شائع کیا گیا ہے۔ پیش نظر کتاب جماعت کی رفاہی خدمات پر مشتمل ہے۔ اِس کی تدوین سابق معاون قیم جماعت جناب محمد عبدالقیوم صاحب نے کی ہے اور

شعبۂ تنظیم نے اسے مرتب شکل میں پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان رفقاء کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔

رپورٹ کے آخر میں تنظیمی حلقوں کی ۱۲ سالہ رفاہی خدمات ۱۹۹۲-۲۰۰۴ء کا جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔ عام قارئین کی سہولت کے لیے عرض ہے کہ تنظیموں اور حلقوں کی فہرست میں ہندستان کی متعدد قدیم یا نوتشکیل شدہ ریاستوں کا تذکرہ نہیں ملے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جن ریاستوں میں جماعت کا کام بہت معمولی ہے یا بالکل ہی نہیں ہے، انھیں قریب یا دور کے کسی تنظیمی حلقے سے وابستہ کردیا گیا ہے۔ لہٰذا غیر مذکور ریاستوں میں جماعت کی رفاہی خدمات سے معلومات کے لیے ملحق ریاست کی تفصیلات دیکھیں:

(۱) دلی کے ساتھ ہریانہ منسلک ہے۔
(۲) پنجاب کے ساتھ ہماچل پردیش منسلک ہے۔
(۳) کرناٹک کے ساتھ گوا منسلک ہے۔
(۴) کیرلا کے ساتھ انڈمان، نکوبار منسلک ہے۔
(۵) آسام کے ساتھ منی پور، اروناچل پردیش، میگھالیہ، ناگالینڈ، تری پورا، یزورم وغیرہ ریاستیں شامل ہیں۔
(۶) مدھیہ پردیش کے ساتھ چھتیس گڑھ کا علاقہ شامل ہے۔
(۷) یوپی کے ساتھ اترانچل کی نوتشکیل شدہ ریاست شامل ہے۔ یوپی کو اگرچہ مشرق اور مغرب میں تنظیمی اعتبار سے تقسیم کردیا گیا ہے مگر عملی دقتوں کے باعث مشرق ومغرب اور اترانچل کے اعداد وشمار یکجائی کیے گئے ہیں۔
(۸) آندھرا کے ساتھ اڑیسہ کو ضم کردیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت کے ذریعے کی گئی بندگانِ خدا کی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

۲رفروری ۲۰۰۵ء

شعبۂ تنظیم
جماعت اسلامی ہند

رفاہی خدمات

مرکز جماعت اسلامی ہند

حلقہ مرکز، امیر جماعت اسلامی ہند، نائب امراء، قیم جماعت، سکریٹریز، اسسٹنٹ سکریٹریز اور کارکن ارکان پر مشتمل ہے، جن کی تعداد ۱۸ ہے۔ مرکز جماعت کے تحت شعبۂ تنظیم، مالیات، شعبۂ تعلیم، شعبۂ تصنیفی اکیڈمی، میڈیا سیکشن اور بعض دیگر شعبے کام کررہے ہیں۔

محل وقوع

جماعت اسلامی ہند کا مرکز (Headquaters) اور دیگر تحریکی ادارے جنوبی دہلی میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کے مشرق میں ساحل جمنا پر نوئیڈا (یوپی) کو جانے والی سڑک 'کالندی کنج روڈ' پر اپنے وسیع وعریض کیمپس 'دعوت نگر' میں واقع ہیں جو کہ ۱۸ ایکڑ (۹۰ بیگھہ) زمین کے رقبے پر پھیلا ہوا ہے، جس میں کشادہ لان کے ساتھ 'مسجدِ اشاعت اسلام' کے نام سے ایک خوب صورت جامع مسجد اور اس سے ملحق مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، سہ روزہ دعوت، ہفت روزہ اور ماہ نامہ ہندی اخبار ورسالہ کانتی، انگریزی ہفت روزہ اخبار ریڈئینس (Radiance) کے دفاتر، اردو میڈیم ہائی اسکول: ملی ماڈل اسکول، انگلش میڈیم ہائی اسکول 'دی اسکالر اسکول (جو عارضی طور سے بوجوہ بند ہے)، ذمہ داران جماعت اور کارکنوں کے لیے فیملی کوارٹرس، بیچلرس ہاسٹل، ایس۔ آئی۔ او ہیڈکوارٹرس مع ہاسٹل آباد ہیں۔ مرکز جماعت اسلامی ہند، ایک گھنی آبادی میں واقع ہے۔ اس کے گردوپیش اوکھلا، جامعہ نگر، ذاکر نگر، بٹلا ہاوس، غفار منزل، اوکھلا وہار، نور نگر،

جامعہ انکلیو اور شاہین باغ آباد ہیں، جن میں ایک قابل لحاظ آبادی اعلیٰ تعلیم یافتہ پر مشتمل ہے۔ قریب میں ہی عصری اور اسلامی علوم کے اعلیٰ تعلیمی ادارے جامعہ ملیہ اسلامیہ (سینٹرل یونی ورسٹی)، مرکزی جمیعت اہل حدیث کی مسجد و مرکز اور جامعہ اسلامیہ سنابل قائم ہیں اور تھوڑے ہی فاصلے پر اعلیٰ درجے کی بہترین طبی سہولتوں سے لیس ہولی فیملی اسپتال، اسکارٹس ہارٹ کیئر انسٹی ٹیوٹ اور اسپتال بھی موجود ہیں۔

جماعت کی تشکیل جدید (۱۹۴۸) کے بعد اس کا مرکز ملیح آباد (مشرقی یوپی) میں قائم ہوا، پھر رام پور (مغربی یوپی) منتقل ہوا۔ کل ہند اجتماع ۱۹۶۰ کے موقعے پر دہلی منتقل ہوگیا، رام پور سے دہلی منتقلی کے ابتدائی تیس سال مرکز جماعت کا دفتر پرانی دہلی کے جامع مسجد علاقے (چتلی قبر، سوئی والان) میں رہا۔ پھر جگہ کی تنگ دامانی کے باعث ۱۹۹۱ سے نئی دہلی کے کشادہ علاقے ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر اوکھلا میں واقع ہے۔

خدمت خلق کے کام

مختلف ضروریات سے مرکز کی طرف رجوع کرنے والے بیماروں، مسافروں، یتیموں، بیواؤں، معذوروں، طلباء اور دیگر مستحقین کی حسب ضرورت یہاں سے امداد کی جاتی ہے۔ ہنگامی حالات میں، قدرتی آفات، سیلاب، زلزلے، وبائی امراض، آتش زنی، فساد وغیرہ کے مواقع پر مرکز میں قائم مستقل ریلیف فنڈ سے فوری امداد ملک کے متاثرہ حصوں میں بھیجی جاتی ہے۔ مرکز جماعت کے اوکھلا، نئی دہلی منتقل ہونے کے کچھ پہلے تک خدمت خلق کا شعبہ ''بلاسودی قرض اسکیم'' قائم رہا، جس کے ذریعے بلا تفریق مذہب وملت غریب وضرورت مند لوگ کسی ادنیٰ معاوضے کے بغیر اپنے زیورات گروی رکھ کر قرض حاصل کرتے رہے۔ اس پورے عرصے میں ۴۶۶۹ افراد نے اس اسکیم سے استفادہ کیا اور ۲۳۳۴۵۰۰ روپے انھیں بہ طور قرض دیا گیا۔ سردست مرکز جماعت سے صرف چار سال (جنوری ۱۹۹۹ء دسمبر ۲۰۰۴ء) کے دوران خدمت خلق کی مد میں صرف کی جانے والی رقم کی تفصیل درج ہے:

اعداد وشمار خدمت خلق

جنوری ۱۹۹۹ء ـــــ دسمبر ۲۰۰۲ء

(۱) فسادات:

فساد لکھنؤ	۵۰،۰۰۰	روپے	
فساد گجرات	۱،۰۰،۰۰۰	روپے	
فساد گجرات	۴،۰۰،۰۰۰	روپے	
فساد گجرات	۲۷،۳۰،۰۱۵	روپے	
فساد مالے گاؤں	۱،۰۰،۰۰۰	روپے	
	۳۳،۷۰،۲۱۵	روپے	میزان ۳۳،۷۰،۲۱۵

(۲) بحری طوفان (سائیکلون):

طوفان گجرات	۵۰،۰۰۰	روپے	
طوفان اڑیسہ	۲،۰۰،۰۰۰	روپے	
طوفان آندھرا	۵۰،۰۰۰	روپے	
	۳،۰۰،۰۰۰	روپے	میزان ۳،۰۰،۰۰۰

(۳) زلزلے:

اتر پردیش	۳۰،۰۰۰	روپے	
مدھیہ پردیش	۴،۴۵،۰۰۰	روپے	
گجرات	۵۰،۰۰۰	روپے	
گجرات	۷۲،۰۰۰	روپے	
	۵،۹۷،۰۰۰	روپے	میزان ۵،۹۷،۰۰۰

(۴) آتش زنی:

دہلی	۲۶،۴۰۰	روپے	
دہلی	۲۰،۰۰۰	روپے	
دہلی	۲۷،۴۴۳	روپے	
	۷۳،۸۴۳	روپے	میزان ۷۳،۸۴۳

(۵) قحط:

راجستھان	۱،۵۰،۰۰۰	روپے	
	۱،۵۰،۰۰۰	روپے	میزان ۱،۵۰،۰۰۰

(۶) سیلاب:

آندھراپردیش:	۲،۰۰،۰۰۰	روپے	
	۲،۰۰،۰۰۰	روپے	میزان ۲،۰۰،۰۰۰

(۷) پناہ گزینوں کی مدد:

افغان رفیوجی۔دہلی	۲۵،۳۰۰	روپے	
	۲۵،۳۰۰	روپے	میزان ۲۵،۳۰۰

(۸) طبی امداد:	۷۰،۹۶۵	روپے	میزان ۷۰،۹۶۵

(۹) اسکالرشپ:

ٹرسٹوں کے ذریعہ ہونہار اور ضرورت مند طلبہ کو

اسکالرشپ دی گئی۔	۲،۶۱،۰۰۰		۲،۶۱،۰۰۰
(۱۰) امداد مستحقین:	۳،۵۸،۹۵۰	میزان	۳،۵۸،۹۵۰
			۵۴،۰۷،۲۷۳

حلقہ دہلی، ہریانہ

سیلاب ۱۹۷۹ء میں دہلی کے بہت سے علاقے سیلاب سے شدید طور پر متاثر ہوئے تھے۔ دریائے جمنا کے تیز دھارے لال قلعہ کی دیواروں سے ٹکرا رہے تھے اور جمنا پار کے علاقے سیلم پور، برہم پوری، گھونڈہ —— حتی کہ ماڈل ٹاون کی عالی شان کالونی کی ایک ایک منزلیں پانی میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ اس موقع پر جماعت کے ارکان اور کارکنوں نے جمنا پار کے علاقوں میں اپنی چھتوں پر بے یارومددگار بیٹھے ہوئے لوگوں تک کھانے پینے کا سامان اور دیگر ضروری اشیاء پہنچائیں۔ اسی طرح ماڈل ٹاون کے اطراف کے علاقوں اور اوکھلا میں متاثرہ لوگوں تک راحت کا سامان پہنچایا گیا۔ حکومت کے ریلیف سینٹرس سے بھی ریلیف کا سامان متاثرین تک پہنچانے میں جماعت کے کارکنوں نے تعاون کیا۔

سیلاب جون ۱۹۹۶

ہریانہ کے علاقہ میوات میں آنے والے زبردست سیلاب سے ۲۵ گاؤں متاثر ہوئے۔ متاثرہ افراد کے لیے جماعت اسلامی ہند نے ۹ طبی کیمپ لگائے۔ ۲۰۰۰ افراد نے استفادہ کیا۔

آتش زنی

۱۹/اپریل کو شمالی دہلی کے جہانگیر پوری علاقے میں آتش زنی کا حادثہ پیش آیا۔ یہ بستی جھگیوں پر مشتمل ہے۔ اس موقعے پر حادثے سے متاثر ۱۱۶۵ افراد میں ۸۵۰۰ روپے تقسیم کیے

گئے۔ کنجن پوری (جنوبی دہلی)، پنٹون پل (نئی دہلی) اور وجے گھاٹ میں بھی آتش زدگی ہوئی، ان سے متاثر افراد کو فوری طبی امداد فراہم کی گئی اور نقد رقوم بھی بہ طور امداد تقسیم کی گئیں۔

چرخی دادری ہوائی حادثہ

۱۹۹۴ میں سعودی عرب اور قزاقستان کے ہوائی جہازوں کے درمیان فضا میں بھیانک تصادم ہوا۔ دونوں جہاز اپنے تمام مسافروں اور عملے سمیت تباہ ہوکر ہریانہ کے ایک مقام چرخی دادری میں گر پڑے۔ جماعت کے کارکنوں کا ایک وفد فوری طور پر وہاں پہنچا۔ جو لاشیں دہلی لائی جاسکتی تھیں، انھیں دہلی کے ہسپتالوں میں منتقل کیا گیا، وہیں سے وہ ان کے وارثوں کے حوالے کردی گئیں۔ باقی نعشوں کی تکفین وتدفین کا نظم کیا گیا۔

۲۰۰۳-۲۰۰۴ میں رفاہی خدمات

حالیہ دوسالوں (۲۰۰۳ 'تا۲۰۰۴') میں تین سو پچاس -/۳۵۰ روپے ضرورت مندوں کی -/۶۱،۵۳۵، ۳ روپے سے عمومی امداد کی گئی۔ ایک بیوہ کی -/۳۰۰ روپے ماہوار کے حساب سے -/۷۲۰۰ روپے کی مدد کی گئی، (۲۱) غریب ونادار لڑکیوں کی شادی میں بیس ہزار آٹھ سو پچاس -/۲۰،۸۵۰ روپے بطور امداد دیئے گئے۔ چوالیس ۴۴ غریب اور مستحق طلبہ کی چوالیس ہزار پانچ سو -/۴۴۵۰۰ روپے کی تعلیمی مددد کی گئی۔ ۲۰۰ مستحقین میں -/۵۸،۵۵۹ روپے صدقۂ فطر کی رقم تقسیم کی گئی۔ مختلف نوعیت کے ۵۰۰ ضرورت مند افراد کو -/۱،۰۷،۹۳۴ روپے بہ طور اعانت دیے گئے۔ ۱۰۰ مریضوں کو -/۶،۲۷۴ روپے کی طبی امداد فراہم کی گئی۔ اس عرصے میں حلقہ کی طرف سے دو طبی کیمپ (Medical Camp) لگا، جس کے ذریعے ضرورت مندوں کو مفت طبی خدمات پہنچائی گئی اور اس مد پر -/۲۰۰۰۰ روپے صرف ہوئے۔ ۸ بے روزگار لوگوں کو روزگار سے لگانے پر -/۸۱۰۰ روپے صرف ہوے۔ آتش زنی سے متاثر افراد کو بلا لحاظ مذہب وملت ۱۸،۷۷۹ روپے کی امداد کی گئی۔ گجرات کے ہولناک اور مسلم کش فساد (۲۰۰۲ء) میں حلقہ دہلی و ہریانہ نے -/۱۲،۳۲،۴۹۵ روپے کی خطیر رقم اسلامی ریلیف کمیٹی گجرات (IRCG) کو بھیجی۔ اس طرح حلقہ دہلی وہریانہ نے -/۲۲۲۴ مستحق اور ضرورت مند افراد کی انسانی خدمت پر -/۱۹،۳۰،۱۵۲ روپے صرف کیے۔

حلقہ آسام

حلقہ آسام نے ان دس برسوں میں یہاں کے عوام کی مختلف ضروریات اور مشکلات رفع کرنے میں اپنے ممکنہ وسائل کی حد تک مدد کی اور خلق خدا کی راحت رسانی کا سامان کیا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

روز مرہ کی ضروریات میں مختلف اہل حاجت کی -/۵۰۰۰۰ روپے سے مدد کی گئی۔ -/۵۰۰ ضرورت منداس رقم سے مستفید ہوئے۔ -/۱۰۰ بیواؤں کے لیے مستقل وظائف کا نظم کیا گیا، جس پر -/۱۰،۰۰۰ روپے صرف ہوئے۔ یتیم بچوں کی امداد پر -/۱۰،۰۰۰ روپے خرچ کیے گئے۔ ضرورت مند طلبہ کے لیے اسکالرشپ سے -/۱۶۰۰ طلبہ کی تعلیمی امداد، پر -/۹۶۰۰۰۰ روپے کا صرفہ آیا۔ سو -/۱۰۰ مجبور اور بے سہارا لڑکیوں کی شادی میں فی کس -/۲۲۰ روپے کے حساب سے -/۲۲۰۰۰ سے مدد کی گئی۔ رمضان کے آخری عشرے میں -/۳۰۰۰ مساکین اور اہل حاجت کے درمیان -/۶۰۰۰۰ روپے تقسیم کیے گئے۔ متفرق ضروریات کے تحت ۲۰۰ مستحقین کی -/۲۰۰۰۰ روپے سے مدد کی گئی۔

جماعت کے دیگر ذیلی خدمت خلق کے اداروں سے -/۱۱۰۰ افراد کی -/۵۰۰۰۰ روپے سے مدد کی گئی۔ ریاست کے مختلف مقامات پر مختلف اوقات میں طبی کیمپ لگائے گئے، جس سے -/۱۵۰۰ افراد مستفید ہوئے اور اس پر -/۵۰۰۰ روپے صرف ہوئے۔ مختلف آبادیوں میں جہاں تعلیم کی سہولت نہیں تھی، جماعت نے تین اسکول قائم کیے۔

چھتیس مساجد اور پندرہ مدرسوں کی تعمیر و مرمت میں مدد کی گئی، جس پر -/۲۰۰۰۰۰

روپے خرچ ہوئے۔ خواتین کو سلائی کٹائی کی ٹریننگ دینے کے لیے دس سنٹر قائم ہیں، جس سے ڈیڑھ سو لڑکیوں نے استفادہ کیا۔

بے روزگاری کی مصیبت سے نجات دلانے کے لیے ۱۰۰/- افراد کو روزگار فراہم کیا گیا، جس میں ۲۰۰۰۰/- روپے صرف ہوئے۔ ریاست میں سیلاب سے متاثرین کی تین بار مدد کی گئی، جس پر ۷۰۰۰۰/- روپے خرچ ہوئے۔ اسی طرح سائکلون کی زد میں آنے والے ایک ہزار متاثرین کی امداد کی گئی، جس پر پانچ لاکھ روپے خرچ ہوئے۔

ریاست کے مختلف مقامات پر فسادات سے متاثرین کی ریلیف پر ۸۰۰۰۰۰/- روپے صرف ہوئے۔ مناسک حج کی صحیح ادائی کے لیے عازمین حج کی تربیت اور رہنمائی کا نظم کیا گیا، جس سے دس حاجیوں نے استفادہ کیا۔

حلقہ آسام نے اپنے محدود وسائل کے باوجود بیرون ریاست پیش آمدہ معاملات و مسائل سے بھی دل چسپی لی اور گجرات فساد کے متاثرین کے لیے ۵۰۰۰۰۰/- روپے بہ طور امداد بھیجے۔

حالیہ دو برسوں (۲۰۰۳ تا ۲۰۰۴ء) میں حلقہ آسام نے درج ذیل رفاہی خدمات اسباب و وسائل کی کمی کے باوجود انجام دیں:

بیس مستحق اور ضرورت مند افراد کی ان کی مختلف ضروریات میں ۵۰۰۰/- سے مدد کی گئی۔ ۱۰۰۰۰/- سے پچاس یتیموں کی مدد کی گئی۔ تیس غریب اور نادار لڑکیوں کے نکاح میں مدد کی گئی جس پر ۹۰۰۰/- روپے صرف ہوئے۔ اسّی مستحق طلبہ کو ۲۴۰۰۰/- روپے کی مدد کی گئی۔ غریبوں، مسکینوں، محتاجوں اور ضرورت مندوں میں ۳،۰۰،۰۰۰/- روپے صدقۂ فطر کی مد سے تقسیم کیے گئے۔ نو ہزار بیواؤں کی نقد اور کمبل کی صورت میں مدد کی گئی جس پر ۱۰۰۰۰۰/- روپے صرف ہوئے۔

آٹھ ہزار غریب مریضوں کو دوا علاج کی سہولت مہیا کی گئی، جس پر ۸۰۰۰۰/- روپے صرف ہوئے۔ طبی نگہداشت کے مراکز اور موبائیل میڈیکل وین سے پچیس ہزار افراد نے استفادہ کیا۔ اس دو سال کے عرصے میں ایک سو پچاس میڈیکل کیمپ حلقے کے مختلف مقامات پر

لگائے گئے، جس پر -/۴۰۰۰۰۰ روپے خرچ ہوئے اور پچھتر ہزار افراد نے استفادہ کیا۔

غریب اور پس ماندہ دیہی علاقوں میں آب پاشی کی سہولت کے لیے ٹیوب ویل لگوائے گئے، خستہ حال سڑکوں کی مرمت کرائی گئی، اسکول اور تعلیم بالغان کے مراکز قائم کیے گئے۔ ان خدمات سے -/۱۱۵۰ افراد نے استفادہ کیا، جس پر -/۵۱۰۰۰۰ روپے کا صرفہ آیا۔ دس شکستہ اور خستہ حال مساجد کی مرمت کرائی گئی، جس سے پانچ سو لوگ مستفید ہوئے اور اس پر -/۵۰۰۰۰ روپے صرف ہوئے۔

حلقے میں دو سلائی سینٹر قائم ہیں جس سے ۲۵/ افراد نے استفادہ کیا۔ اس منصوبہ پر -/۱۵۰۰۰ روپے صرف ہوئے۔

پچیس بے روزگار افراد کو روزگار مہیا کرایا گیا، جس پر -/۵۰۰۰ روپے صرف ہوئے۔

حلقہ آسام شمال مشرق کی ایسی ریاست ہے جو سیلاب کی زد میں رہتی ہے اور اس سے بڑی تباہی آتی ہے۔ چناں چہ گزشتہ دو سالوں میں سیلاب سے متاثرین کی مدد پر -/۲۲۰۰۰۰۰ روپے خرچ کیے گئے، جس سے پچاس ہزار لوگ مستفید ہوئے۔ قدرتی آفات میں تباہ شدہ مکانوں کی مرمت کے لیے ان کے دو سو مکینوں کو پلاسٹک پیپر مہیا کرائے گئے، جس پر -/۱۰۰۰۰ روپے صرف ہوئے۔

دوسرے اداروں اور ترقیاتی اسکیموں سے بھی حلقہ آسام نے بندگان خدا کی خدمت اور علاقہ کی فلاح و بہبود کے لیے استفادہ کیا۔ چناں چہ مولانا ابوالکلام آزاد ٹرسٹ اور لوکل ایم۔ ایل۔ اے فنڈ (بدر پور) اور ایم۔ پی۔ فنڈ (تیز پور) سے بالترتیب -/۳۰۰۰۰۰، -/۲۵۰۰۰ اور -/۵۰۰۰۰ خرچ ہوئے۔

اس طرح حلقہ آسام کی ان دو سالہ کوششوں اور جدوجہد سے ایک لاکھ بہتر ہزار تین سو اسّی افراد نے مختلف خدمات سے استفادہ کیا، جس پر -/۷۷۶۸۰۰۰ روپے صرف ہوئے۔

☆☆☆

حلقہ مغربی بنگال

بلاسودی قرض سوسائٹیاں

ریاست مغربی بنگال میں ۹ مقامات پر بلا سودی اِدارے قائم ہیں، جہاں سے ضرورت مندوں کو سود سے پاک قرض دیا جاتا ہے۔ صرف کلکتہ کی یونٹ سے سالانہ -/۳۰۰۰۰۰ روپے بہ طورِ قرض دیے گئے۔

سیلاب ریلیف ورک ۱۹۷۸

۱۹۷۸ میں مغربی بنگال کے بعض اضلاع میں سیلاب کی تباہ کاریوں سے متاثر افراد کے درمیان امدادی کام انجام دیے گئے۔ ان میں غلّہ اور دوسری اشیاے ضروریہ تقسیم کی گئیں۔ ۱۹۸۸ء کے دوران ضلع مالدہ کے مختلف مقامات سیلاب سے متاثر ہوئے۔ اس موقعے پر جماعت اسلامی ہند کی جانب سے ۱۸۰۰۰ روپے کی امداد متاثرین میں تقسیم کی گئی۔ ۱۹۸۸ میں شمالی اضلاع سیلاب سے متاثر ہوئے جماعت اسلامی ہند نے ان متاثرین کے لیے پوری ریاست سے لاکھوں روپے کی ریلیف جمع کر کے تقسیم کرنے کا نظم کیا۔ ۱۹۹۶ میں ضلع مرشد آباد میں طوفان سے متاثرہ مکانات کی تعمیر و مرمت کے لیے ۵۰ ہزار روپے کی لاگت کے ٹال اور بانس فراہم کیے۔ ۱۹۹۸ء خلیج بنگال کے ساحل پر واقع ضلع مِدنا پور سمندری طوفان کا شکار ہوا تو متاثرین میں ۵۰ ہزار روپے کی امداد تقسیم کی گئی۔ ۱۹۹۸ء میں مرشد آباد اور مالدہ اضلاع میں شدید سیلاب کی وجہ سے بڑی تعداد میں عوام متاثر ہوئے۔ اس موقعے پر انہیں کپڑے، دوائیں اور دیگر ضروری اشیاء کی فراہمی پر ۱۲ بارہ لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ اس کے علاوہ -/۵،۸۲،۰۰ روپے کی نقد امداد بھی تقسیم کی گئی۔

۲۰۰۳-۲۰۰۴ میں رفاہی خدمات

گزشتہ دو برسوں (۲۰۰۳-۲۰۰۴) کے دوران حلقے میں خدمت خلق کے درج ذیل کام انجام دیے گئے:

نقد، خوراک اور ملبوسات وغیرہ کی شکل میں دس ہزار پانچ سو ساٹھ حاجت مندوں کی مدد کی گئی جس پر -/۲۶۰۲۳۸ روپے صرف ہوئے۔ آٹھ بیواؤں کو مستقل وظائف دیے گئے، جس پر -/۱۰۹۰۰ روپے خرچ ہوئے۔ چاول، کپڑے اور نقد رقوم کے ذریعے پانچ سو باون یتیموں کی مدد کی گئی، جس پر -/۴۳۳۵۸ روپے خرچ ہوئے۔ دو سو اُنتیس غریب اور نادار لڑکیوں کے نکاح میں -/۸۵۳۱ روپے کی مدد کی گئی۔ سترہ ضرورت مند طلبہ کی یونیفارم، کورس کی کتب، اسکول فیس اور نقد کی شکل میں مدد کی گئی، جس پر -/۱۴۲۰۰ روپے خرچ ہوئے۔ چار سو دس مستحق طلبہ کو ماہانہ اسکالرشپ پر -/۵۱۷۹۱ روپے صرف ہوئے۔

چار ہزار آٹھ سو چھبیس غرباء و مساکین میں -/۲۹۷۴۴۵ روپے صدقہ فطر کی مد میں تقسیم کیے گئے۔

ایک ہزار بارہ مریضوں کو -/۷۹۴۳۴ روپے کی طبی امداد فراہم کی گئی۔ حلقے میں ۴ ڈسپنسریاں اور ایک کلینک ہیں، جن سے گزشتہ دو سالوں میں چھ ہزار پندرہ مریضوں نے استفادہ کیا اور -/۸۶۶۵ روپے صرف ہوئے۔ اٹھارہ طبی کیمپ لگائے گئے، جن سے بارہ سو پینسٹھ مریضوں نے استفادہ کیا۔ دو عوامی بیت الخلاء کی تعمیر کی گئی، جس پر -/۲۳۰۰ روپے صرف ہوئے۔ ایک مسجد تعمیر کی گئی جس پر -/۱۶۰۰ روپے صرف ہوئے۔

ایک سلائی ٹریننگ سینٹر قائم ہے، جس سے تیس افراد نے تربیت حاصل کی، جس پر -/۲۵۰۰۰ روپے صرف ہوئے۔ اُنتیس پریشان حال اور بے روزگار لوگوں کو روزگار فراہم کیا گیا اور انھیں کام سے لگایا گیا، جس پر -/۹۳۴۰ روپے صرف ہوئے۔ ایک دینی ادارہ مدرسہ مصباح العلوم، دیوریا (یوپی) کی پچاس -/۵۰ روپے سے مدد کی گئی۔

اس طرح حلقے نے مختلف رفاہی مدات اور خدمت خلق کے کاموں پر دو برسوں میں -/۸۲۶۴۳۰ روپے صرف کیے، جس سے چوبیس ہزار نواسی افراد نے استفادہ کیا۔

حلقہ بہار

حلقے میں بیت المال کا اجتماعی نظم قائم ہے، جس میں ارکان ومتوسلین جماعت کی عمومی اور خصوصی اعانتوں کے علاوہ زکوٰۃ وصدقات اور چرم قربانی کی رقوم جمع ہوتی ہیں اور مستحقین کی مختلف ضروریات پر صرف کی جاتی ہیں۔ زکوٰۃ وصدقات کی جمع شدہ رقوم کے ذریعے اپریل ۱۹۸۱ء تا دسمبر ۲۰۰۰ء کے دوران ۸۲۱۰ یتیموں اور بیواؤں کی امداد کی گئی۔ ۱۳۰۴ غریب ویتیم لڑکیوں کی شادیوں میں تعاون کیا گیا، ۱۵۱۶ مریضوں کو علاج کے لیے امدادی رقم فراہم کی گئی۔ ۴۷۴ نادار وضرورت مند طلبہ وطالبات کے لیے تعلیمی امداد دی گئی نیز دوسرے اداروں کے تعاون سے ۱۴۲۶ طلبہ کے لیے اسکالرشپ کا نظم کیا گیا۔

بلاسودی قرض سوسائٹیاں

حلقے میں بلاسودی قرض اسکیم کے بارہ ادارے قائم ہیں، جن کے ذریعے سالانہ اوسطاً ۱۲۷۰ افراد کو ۶ لاکھ روپے سے زائد بلاسودی قرض کا اجرا عمل میں آتا ہے۔ ۱۹۸۱ء تا ۲۰۰۰ء کے دوران ۱۵۲۱۳ افراد کو ایک کروڑ دس لاکھ روپے کا بلاسودی قرض فراہم کیا گیا۔

سیلاب ریلیف ۱۹۵۲

جولائی ۱۹۵۲ء میں ضلع دربھنگہ میں بھیانک سیلاب آیا، جس کی وجہ سے فصلیں تباہ ہوگئیں اور بستیوں میں وبائی امراض پھوٹ پڑے۔ اس موقعے پر جماعت اسلامی ہند حلقہ بہار نے منظم طریقے سے ریلیف کا کام انجام دیا۔ بہار میں غلے کی کمی کی وجہ سے نازک صورت حال پیدا ہوگئی تھی، لہٰذا اس سلسلے میں رفقائے جماعت کو حسب ذیل مشورے دیے گئے:

(۱) مختلف گاووں کی صحیح غذائی صورت حال سے حکومت کے ذمے داروں کو باخبر کیا جائے اور گاووں میں کنٹرول نرخ پر غلہ کی فراہمی کی کوشش کی جائے اور مناسب طریقے پر ان کی تقسیم کا انتظام کیا جائے۔ چناں چہ اس سلسلے میں کی گئی کوشش کے نتیجے میں کئی جگہ کامیابی حاصل ہوئی۔

(۲) جماعت سے تعلق رکھنے والے حضرات کو خاص طور پر فاقہ زدہ لوگوں کی امداد کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی اور ان سے اپیل کی گئی کہ جن کو اپنی ضرورت سے زیادہ غذائی اجناس میسر ہوں، اگر ان سے ہو سکے تو اپنے کھانے کا پانچواں حصہ بچا کر فاقہ زدوں کی اعانت کریں اور جن سے ہو سکے، ہفتے میں ایک دن روزہ رکھیں اور دن کا کھانا بچا کر فاقہ زدوں کی امداد کریں۔ سینکڑوں من اناج متاثرین میں تقسیم کیے گئے۔ وبائی امراض کے ازالے کے لیے چار مقامات پر چھے ماہ تک طبی مراکز چلائے جاتے رہے۔ اس پر تقریباً ۱۲ ہزار روپے خرچ کیے گئے۔

سیلاب ۱۹۷۷

شمالی بہار کے اضلاع دربھنگہ، مظفر پور، چمپارن اور بھاگل پور میں سیلاب سے آبادی کا بہت بڑا حصہ جانی و مالی نقصان سے دوچار ہوا۔ جماعت اسلامی ہند نے اس موقعے پر متاثرہ اضلاع کے ۲۰۰ خاندانوں میں ۶۵۰۰ جوڑے لباس، ۱۲۵ چادریں اور -/۲۷،۰۰۰ روپے تقسیم کیے گئے۔ ۱۹۸۷ء میں بہت ہی بھیانک اور تباہ کن سیلاب نے شمالی بہار کے بہت بڑے علاقے میں تباہی مچائی اور جنوبی بہار کا بھی کچھ علاقہ اس سے متاثر ہوا۔ اس ناگہانی آفت کے موقعے پر جماعت اسلامی ہند حلقۂ بہار نے متاثرین کی امداد کا بیڑا اٹھایا۔ SIO کے تعاون سے کئی مرحلوں میں متاثرہ علاقوں کا سروے کیا گیا۔ امدادی کاموں کے لیے پانچ ریلیف سینٹرس —— دربھنگہ، سمستی پور، دل سنگھ سرائے، لکھمنیاں اور ارریہ کورٹ میں قائم کیے گئے۔ پٹنہ سے کپڑے، دوائیاں اور غلّے متاثرہ علاقوں تک پہنچانے کے لیے ضلع انتظامیہ نے ایک ٹرک اور منی بس فراہم کی۔ امدادی کاموں میں تعاون لینے اور دینے کے لیے امیر حلقہ بہار نے بہار کے وزیر اعلیٰ اور

گورنر سے ربط قائم کیا۔ اس سیلاب میں امدادی کاموں کے لیے جماعت اسلامی ہند نے کل -/۶۶۰، ۶۱، ۵ روپے خرچ کیے، جس میں -/۰۰۰، ۰۷ روپے کے کپڑے، -/۰۰۰، ۱۰ روپے کی دوائیں اور -/۶۶۰، ۸۱، ۴ روپے کی ضروری اشیاء و تعمیراتی سامان تقسیم کیے۔

قحط بہار

۱۹۴۸ میں غلے کی کمی کی وجہ سے صوبہ بہار میں فاقہ کشی اور بھک مری کی انتہائی نازک صورت حال پیدا ہوگئی تھی۔ قیام جماعت کے ابتدائی دِن تھے، لیکن جماعت کے وابستگان نے اس موقع پر اپنے انتہائی قلیل وسائل و ذرائع کے باوجود مصیبت زدہ افراد کی حتی الوسع مدد کی۔ مختلف گاووں کا سروے کر کے وہاں کی صحیح غذائی صورت حال سے اربابِ حکومت کو واقف کرایا گیا اور کنٹرول نرخ پر غلّہ کی تقسیم کا نظم کروایا گیا۔ وابستگان جماعت نے اپنے کھانے کا پانچواں حصہ بچا کر یا ہفتے میں ایک دن روزہ رکھ کر بچی ہوئی خوراک سے ہر مذہب و ملت کے فاقہ زدوں کی امداد کی۔ ۱۹۶۶ میں جنوبی بہار اپنی تاریخ کی ہولناک خشک سالی اور قحط سے دوچار ہوا، جس سے تقریباً ۵۰ ہزار گاؤں اور ساڑھے تین کروڑ انسان متاثر ہوئے۔ پورا صوبہ بھک مری، بے روزگاری، گرانی اور بیماریوں جیسے بھیانک مسائل کی لپیٹ میں آگیا۔ جئے پرکاش نارائن کی قیادت میں ''بہار ریلیف کمیٹی'' قائم ہوئی تو جماعت نے اس کے ساتھ تعاون کا فیصلہ کیا، لیکن بعد میں جماعت نے خود اپنے طور پر بھی متاثرہ انسانوں کی مدد کا بیڑہ اٹھایا۔ کارکنوں نے گاؤں گاؤں پہنچ کر خوش حال خاندانوں کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے گاؤں کے فاقہ زدہ انسانوں کی مدد کریں۔ کل ہند سطح پر ''قحط ریلیف ہفتہ'' منایا گیا، جس کے ذریعے -/۴۸۲، ۵۵، ۱ روپے نقد کے علاوہ غلّہ اور کپڑوں کی بڑی مقدار جمع ہوئی۔ پورے متاثرہ علاقے میں ۷۴ ریلیف سنٹرس قائم کیے گئے، جن کے ذریعے ۱۳۱۱ مقامات پر ۶۱۳، ۱۰ مسلم اور ۲۱۴، ۳ غیر مسلم مستحقین میں غلّہ، کپڑے اور بیج (Seeds) کی تقسیم کا نظم کیا گیا۔ اس کے علاوہ سستی روٹی کی دُکانیں کھولی گئیں اور طبّی مراکز بھی قائم کیے گئے۔ بھاگل پور، سہسرام اور بہار شریف کے علاقے قحط سے نسبتاً زیادہ متاثر تھے اس لیے ان اضلاع میں ریلیف کے کام پر خصوصی توجہ دی گئی۔

زلزلہ ۱۹۸۸

۲۱راگست ۱۹۸۸کو بہار تباہ کن زلزلے کا شکار ہوا۔ یوں تو اس زلزلے کا اثر شمالی ہندستان کے ایک بڑے حصے پر پڑا لیکن بہار، بالخصوص اضلاعِ دربھنگہ، مدھوبنی، سمستی پور اور مونگیر بُری طرح متاثر ہوئے۔ جماعت کے مرکزی سکریٹری جناب محمد شفیع مونس صاحب نے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا —— فوری طور پر زلزلے سے متاثرہ اور زخمی لوگوں کو طبّی امداد اور ضروری اشیاء فراہم کی گئیں۔ علاقے کے مفصل سروے کے بعد منصوبہ بند طریقہ سے ریلیف اور بازآبادکاری کا کام انجام دیا گیا۔ جماعت کے کارکنان مہینوں اس کام میں مصروف رہے۔ کئی مقامات پر مکانات اور مساجد کی مرمت اور تعمیر نو کی گئی۔ حکومت بہار نے بھی جماعت کے کارکنوں کا تعاون کیا۔ امدادی کاموں میں کل -/۱۳۹، ۰۳، ۴روپے خرچ کیے گئے۔ جس میں دربھنگہ کے امدادی مرکز سے -/۲۴۰۰، ۳روپے، مونگیر سے -/۸۰۰، ۵۴روپے اور لکھمنیا و کوسی سے -/۱۴۰، ۲۴روپے خرچ ہوئے۔

آتش زدگی ۱۹۵۰

۱۹۵۰ کے دوران 'ململ' میں پورا کا پورا دیہات آگ کی نذر ہو گیا، جس کی وجہ سے بستی کے سارے لوگ مسائل کا شکار ہو گئے۔ ان کے مکانات نذرِ آتش ہو گئے۔ غلّہ جل گیا، پہننے کے کپڑے برباد ہو گئے اور لوگ ہر طرح سے تباہی کا شکار ہوئے۔ ایسے موقع پر جماعت کے افراد نے بلا امتیاز مذہب وملت لوگوں کی خدمت کی، ان کے لیے کھانا کپڑا اور دیگر چیزیں مہیا کیں۔ دیگر مقامی جماعتوں نے نقد رقم جمع کرکے ان کے حوالے کی۔ جماعت کے کارکنوں نے دوبارہ مکانات کی تعمیر میں تعاون کیا۔

۱۹۶۶ میں ساکشی بازار، جمشید پور میں آتش زنی کا ایک بھیانک حادثہ پیش آیا، جس میں ۶۴۶ دُکانیں جل کر خاک ہو گئیں۔ جماعت نے بلالحاظ مذہب وملّت متاثرہ افراد کی مدد کی۔ اس کے علاوہ ۱۹۶۳ میں فاربس گنج اور ضلع ارریہ کے گاؤں 'پرواکھوڑی' میں بھی آتش زنی کے حادثات پیش آئے، متاثرین کو مکانات کی تعمیر ومرمت کے لیے تعاون کیا گیا۔

طبّی مراکز

وسطی بہار کے شہر گیا میں جماعت اسلامی ہند کے زیر اہتمام "ملت اسپتال" ایک طویل مدت سے عوام کی خدمت میں مصروف ہے۔ اسپتال میں OPD میٹرنٹی نرسنگ ہوم، پیتھالوجیکل لیبارٹری اور ایمبولنس کی سہولت ہے۔ ۱۹۸۱ سے ۲۰۰۰ء کے دوران اسپتال سے ۲۰،۱،۴۲۱ مریضوں نے بحیثیت Outpatients اور ۴،۶۵۱ خواتین نے بحیثیت In-Patients استفادہ کیا۔

فری ڈسپنسریاں

۱۰ مقامات پر فری ڈسپنسریاں قائم ہیں، جہاں ضرورت مندوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے۔ پچھلے بیس سالوں کے دوران ان دواخانوں سے ۶۰،۰۰۰،۱ مریضوں کا علاج کیا گیا۔

۲۰۰۳ - ۲۰۰۴ میں رفاہی خدمات

گزشتہ دو سالوں (۲۰۰۳، ۲۰۰۴) کے دوران درج ذیل رفاہی خدمات انجام دی گئیں:

ضرورت مندوں، یتیموں اور بیواؤں کی امداد پر معقول رقم خرچ کی گئی جس سے دو ہزار دو سو ترانوے افراد نے استفادہ کیا۔ چودہ یتیموں اور بیواؤں کو مستقل ماہانہ وظائف دیے گئے یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ تین سو چھیالیس ضرورت مند طلبہ کو داخلے کے وقت نقد اور کورس کی کتب فراہم کرنے میں مدد کی گئی۔ اکیاسی مقامات پر صدقہ فطر تقسیم کرنے کا نظم کیا گیا، جس سے آٹھ ہزار آٹھ سو بیالیس مستحقین مستفید ہوئے۔

علاج معالجہ کے لیے پانچ سو گیارہ مریضوں کی مالی مدد کی گئی۔ حلقے میں پانچ طبی مراکز قائم ہیں، جن سے چھتیس ہزار سات سو چون افراد کا علاج کیا گیا۔ ان کے علاوہ گیا شہر میں قائم "ملت اسپتال" میں آوٹ ڈور، زچہ بچہ، پیتھالوجی وغیرہ سے متعلق سینتیس ہزار آٹھ سو بیالس مریضوں کا علاج کیا گیا۔ ملت اسپتال میں دو بار ٹی۔ بی کے علاج کے لیے کیمپ لگائے گئے۔ جن سے ایک سو بہتر مریضوں نے استفادہ کیا۔ ملت اسپتال کے تحت ایک ایمبولینس بھی ہے،

جس سے چار سو بہتر افراد نے استفادہ کیا۔ سردیوں میں کمبل تقسیم کیے گئے، جس سے چھبیس افراد نے استفادہ کیا۔ پٹنہ سٹی میں بلڈ کلب (Blood Club) قائم ہے، جس سے تیرہ (۱۳) افراد نے استفادہ کیا۔ چھے مقامات پر بلاسودی قرض سوسائٹی قائم ہے جن سے چار سو بیالیس ضرورت مند افراد کو تقریباً دس لاکھ روپے کے بلاسودی قرضے فراہم کیے گئے۔ سلائی کڑھائی کے دو سینٹر قائم کیے گئے تھے، جن میں سے سردست ایک معطل ہے، جب کہ دوسرا کام کررہا ہے، ان سنٹروں سے اٹھارہ افراد نے سلائی کڑھائی کی تربیت حاصل کی۔ سیلاب کی تباہ کاریوں سے متاثرہ افراد کو غذائی اور طبی امداد بڑے پیمانے پر فراہم کی گئی اور ان کی باز آبادکاری کا انتظام کیا گیا۔ اس طرح ان متاثرین کی مدد پر دس لاکھ روپے خرچ کیے گئے۔ دس ہزار روپے آتش زنی سے متاثر اکیاون افراد کو گھروں کی مرمت وغیرہ کے لیے مدد کی گئی۔ دو مقامات پر عازمین حج کی رہ نمائی کا نظم کیا گیا اور گیا شہر میں حجاج کی قیام گاہ سے ہوائی اڈے تک جماعت کی طرف سے سواری کا نظم کیا گیا۔

حلقہ جھارکھنڈ

بہار سے علاحدہ کرکے تشکیل کیے گیے نئے حلقے جھارکھنڈ میں گزشتہ دو سالوں (۲۰۰۳، ۲۰۰۴) کے دوران درج ذیل رفاہی خدمات انجام دی گئیں:

تین سو سینتیس ضرورت مندوں کی امداد پر اکیاسی ہزار روپے خرچ کیے گئے۔ چھیانوے بیواؤں کو وقتی امداد کے طور پر -/۴۱۰۰۰ روپے دیے گئے۔ سترہ یتیموں کی مدد پر -/۹۲۰۰ روپے صرف کیے گئے۔ اٹھائیس غریب لڑکیوں کی شادی میں -/۲۰۰۰۰ روپے سے مدد کی گئی۔ اڑتالیس غریب اور ضرورت مند طلبہ کی -/۹۱۰۰ روپے سے اعانت کی گئی۔ غرباء و مساکین میں پچپن ہزار روپے صدقہ فطر کی مد سے تقسیم کیے گئے ایک سو تین مفلوک الحال مریضوں کے دوا علاج پر -/۱۶۰۰۰ روپے کی مدد دی گئی۔

دس ضرورت مندوں کو بلا سودی قرض فراہم کیا گیا۔ چھوٹے روزگار چلانے کے لیے دس مستحقین کو پچیس ہزار روپے کی مدد کی گئی۔ سردی کے موسم میں غریب آدی باسیوں میں چھبیس نئے کمبل، اسّی چادریں اور سو مختلف قسم کے پرانے ملبوسات تقسیم کیے گئے۔ شہر رانچی کے کاروباری افراد کی ایک مقامی تنظیم "ہیومن ویلفیئر سوسائٹی"، تعلیمی بیداری اور طلبہ میں وظائف و انعامات تقسیم کرتی ہے۔ اس کے ساتھ حلقے نے تعاون کیا۔ دو نو جوانوں کو کاروباری ضرورت کے لیے دفتر حلقہ سے گیارہ ہزار روپے بہ طور قرض فراہم کیے گئے۔ آدی باسیوں کے دو جلسے منعقد کیے گئے جن میں بالترتیب چار سو اور دو سو افراد نے شرکت کی۔ انھیں سرکاری فلاحی اداروں اور قرض اسکیموں سے واقف کرایا گیا۔ اور ان سے استفادہ کرنے کے طریقے بتائے گئے۔ جن افراد پر

سرکاری قرضوں کا بقایا ہے اور وہ انھیں ادا کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں، ان کے قرضے معاف کرانے کی کئی تدابیر پر غور کیا گیا۔ ریاست کے مانڈر بلاک میں معذوروں، اپاہجوں کا سروے کیا گیا اور انھیں سرکاری اور فلاحی اداروں سے مدد دلوانے کا کام شروع کیا گیا۔ ریڈ کراس سوسائٹی کے ذریعے چار اپاہج آدی باسیوں کو مدد دلوائی گئی۔ NGO کے تعاون سے رانچی ضلع کے مانڈر مقام پر آنکھوں کا مفت طبی کیمپ لگایا گیا جس سے دوسو افراد نے استفادہ کیا۔

شہر رانچی میں ایک انتہائی پس ماندہ مسلم محلے کو منتخب کر کے ہیومن ویلفیر سوسائٹی رانچی کے زیر اہتمام اسے تعلیمی اعتبار سے اوپر اٹھانے اور اہل بستی کو ضروریات زندگی کی فراہمی کے سلسلے میں ہونے والی کوششوں میں تعاون کیا گیا۔ کاشت کاری کے متعلق تازہ جانکاری دینے کے لیے ایک میٹنگ رکھی گئی جس میں ستائیس کسان شریک ہوے۔

ریاست کی مقامی جماعتیں اپنے اپنے طور پر غریبوں، محتاجوں، یتیموں اور مریضوں کا مالی تعاون کرتی رہتی ہیں۔ غریب بچیوں کی شادی میں مقامی جماعتوں کی طرف سے مالی تعاون پیش کیا گیا۔

ریاست کے ضلع صاحب گنج کے مقام گوسانی میں حجاج کرام کی تربیت کے انتظام میں جماعت کی طرف سے تعاون کیا گیا۔ بہار اور آسام کے سیلاب زدگان کی مدد کے لیے ۵۳۳۹۴/- روپے جمع کر کے بھیجے گئے۔

حلقہ اترپردیش

حلقہ اتر پردیش میں کئی مقامات پر خدمت خلق کے شعبے قائم ہیں، جن کے ذریعہ ضرورت مندوں، مسکینوں، مسافروں، بیواؤں اور یتیموں کی امداد کی جاتی ہے، جس پر سالانہ ۹ لاکھ روپے صرف ہوتے ہیں۔ خدمت خلق کے ان شعبوں کے ذریعے عید الفطر کے موقعے پر فطرہ کی اجتماعی وصولی و تقسیم کا کام منظم طور پر انجام دیا جاتا ہے اور عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی کی کھالوں سے جمع شدہ رقم بھی مستحقین کی ضروریات میں صرف کی جاتی ہے۔

بلاسودی قرض اسکیم کے ادارے

۱۴ مقامات پر بلاسودی قرض کے ادارے قائم ہیں، جن کے ذریعے ضرورت مندوں کو بلاسودی قرض فراہم کیے جاتے ہیں۔

سیلاب ریلیف ورک

۱۹۴۸ میں ہندستان کے متعدد صوبوں، اور بہ طور خاص یوپی میں بارش کی کثرت اور دریاؤں میں طغیانی کی وجہ سے بڑے پیمانہ پر جان و مال کی تباہی ہوئی۔ اُس وقت کے وزیر اعلیٰ پنڈت کے۔ بی۔ پنت کی اطلاع کے مطابق یوپی کے ۲۰ لاکھ کسان دریائے گنگا کے سیلاب کی وجہ سے بے گھر ہو گئے تھے۔ اس موقعے پر امیر جماعت اسلامی ہند مولانا ابواللیث ندوی نے رفقاے جماعت کو ان کی ذمے داریاں یاد دلاتے ہوے فرمایا کہ: ہم میں سے جو شخص جس طرح کی بھی مدد مصیبت زدہ لوگوں کو پہنچا سکتا ہے، وہ بلاتفریق مذہب وملت فوراً پہنچاے کیوں کہ یہ ہمارا

ایک دینی فریضہ ہی نہیں ہے بلکہ ہماری عملی تربیت کا بھی ایک ذریعہ ہے۔'' آپ نے کہا کہ ''اس وقت سب سے مقدم روپیوں سے مدد ہے۔ اس کام میں مدد کے لیے آپ دوسروں کو بھی توجہ دلا سکتے ہیں۔'' چناں چہ امیر جماعت کی اپیل پر بنارس، کان پور اور الٰہ آباد کے اہل خیر کے تعاون سے ایک خطیر رقم بلیا، غازی پور اور بنارس کے دیہاتوں میں سیلاب سے متاثرین کے درمیان تقسیم کی گئی۔ جہاں بڑے پیمانہ پر تباہی آئی تھی۔ اس موقع پر متاثرہ دیہاتوں میں کنٹرول ریٹ پر حکومت سے غلہ کی فراہمی اور مناسب طریقے پر تقسیم کے انتظامات کرانے میں کامیابی ہوئی۔ فاقہ زدہ لوگوں کی امداد کے لیے رفقاء کو ہدایت کی گئی کہ اپنی ضرورت سے زیادہ ان کے پاس جو کچھ بھی ہو، بلکہ اپنی ضروریات میں سے ایک حصہ بچا کر، اور جن سے ہو سکے، ہفتہ میں ایک دن روزہ رکھیں اور کھانا بچا کر حاجت مندوں کو پہنچائیں۔

۱۹۹۲ء میں آئے سیلاب نے اتر پردیش کے اضلاع، باندہ، پیلی بھیت، بریلی اور لکھنؤ میں بڑے پیمانے پر تباہی مچائی۔ سینکڑوں خاندان اس سیلاب سے بُری طرح متاثر ہوئے، ہزاروں افراد بے گھر ہو گئے۔ جماعت اسلامی ہند نے اس موقع پر ۸۰۰ کوئنٹل گیہوں، اور خورد و نوش کے دوسرے سامان ان میں تقسیم کیے۔ بڑی تعداد میں پہننے کے کپڑے اوڑھنے کے لیے ایک ہزار لحاف اور استعمال کے دوسرے سامان فراہم کیے گئے۔ ۱۹۹۸ میں شمال مشرقی یوپی کا ایک بہت بڑا علاقہ سیلاب کی زد میں آ گیا، جس سے ۵۰۰ گاؤں بری طرح متاثر ہوے۔ اس موقعے پر جماعت اسلامی ہند نے -/۲،۰۰،۰۰۰ روپے متاثرین پر خرچ کیے۔

آتش زدگی

۱۹۹۲ میں لکھنؤ کے محلّہ بانس منڈی میں آتش زنی کا ایک بھیانک حادثہ پیش آیا، جس میں کئی جھونپڑیاں جل کر خاک ہو گئیں۔ بے شمار لوگ بے خانماں ہو گئے۔ جماعت اسلامی ہند نے متاثرین کی ہنگامی امداد کی اور ان کی باز آبادکاری کا کام انجام دیا جس پر ۳ لاکھ روپے کی رقم صرف کی گئی —— اسی طرح ضلع بارہ بنکی کے مقام کھیولی اور لکھنؤ کے محلّہ راجہ جی پورم میں آتش زدگی کی وجہ سے متاثرہ مکانات اور جھونپڑیوں کی -/۶۵،۰۰۰ روپے کے صرفے سے دوبارہ تعمیر و مرمت کروائی گئی۔

طبی خدمات

ریاست میں اس وقت کل ۲۹ ڈسپنسریاں قائم ہیں جہاں غریب و نادار مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے۔ ان شفاخانوں سے سالانہ ۳لاکھ افراد مستفید ہوتے ہیں۔ شہر میرٹھ میں ''فلاح عام ہاسپٹل'' کے نام سے ایک اسپتال قائم ہے، جس کے تحت ایک میٹرنٹی ہوم، ایک جنرل ہاسپٹل کے علاوہ تین ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔ فلاح عام اسپتال میں ۳۳ بستروں کا انتظام ہے۔ ۲۱ مرد اور ۴ خاتون ڈاکٹر (جملہ ۲۵ ڈاکٹروں) کے علاوہ ۳۵ کلیرکل اور نیم طبی (Para Medical) اسٹاف خدمت میں مصروف ہیں۔ او۔ پی۔ ڈی سے اوسطاً ۱۰۰-۱۲۵ مریض روزانہ استفادہ کرتے ہیں۔ جنرل وارڈ اور پرائیویٹ ملا کر کل ۳۳ کمرے مریضوں کے لیے مختص ہیں۔ بچوں کے شعبہ کے علاوہ ناک، کان، گلے، دانت اور ہڈی کے مستقل شعبے قائم ہیں۔

حلقہ میں ٹی بی کے علاج کے لیے تین دواخانے قائم ہیں، دو کان پور میں اور ایک میرٹھ میں۔ ان دواخانوں سے سالانہ دوسو دِق کے مریض شفایاب ہوتے ہیں۔ لکھنؤ اور میرٹھ میں جماعت کی جانب سے دو ایمبولنس بھی چلائی جاتی ہیں جو بلا نفع اور انتہائی واجبی معاوضہ پر مریضوں کی خدمت انجام دیتی ہے۔ ان سے سالانہ ایک ہزار مریض فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

حلقہ اتر پردیش کو دوسال قبل حلقہ اتر پردیش (مشرق) اور حلقہ اتر پردیش (مغرب) میں تقسیم کرکے دو نئے حلقے تشکیل دئے گئے ہیں۔ رفاہی وفلاحی میدانوں میں انجام دی گئیں اُن کی دوسالہ خدمات الگ الگ پیش کی جارہی ہیں۔

حلقہ اتر پردیش (مشرق)

گزشتہ دوسالوں (۲۰۰۳ء، ۲۰۰۴ء) کے دوران حلقہ اتر پردیش (مشرق) کے ذریعے مختلف نوعیت کی جو رفاہی خدمات انجام دی گئیں اُن کی تفصیل درج ذیل ہے:

تین ہزار چھ سو سات غریبوں اور ضرورت مندوں کو ان کی مختلف ضروریات کے تحت -/۵۲۶۸۱۰ روپے کی مدد کی گئی۔ ایک سو انیس بیواؤں کی حسب ضرورت امداد کی گئی، جس پر -/۱۵۳۵ روپے صرف ہوئے۔ سو مستحق یتیموں کو -/۲۶۵۰۰ روپے بہ طور امداد دیے گئے۔

باون نادار لڑکیوں کے نکاح میں -/۷۸۱۷۶ روپے کی مدد کی گئی۔ چار سو اٹھہتر غریب طلبہ کی مدد کورس کی کتابوں، فیس اور یونیفارم وغیرہ کی شکل میں کی گئی، جس پر -/۱۵۲۲۶۵ روپے صرف ہوے۔ بیس غریب اور مستحق طلبہ کو ماہانہ وظائف کی شکل میں -/۱۴۴۰۰۰ روپے دیے گئے۔ ایک ہزار دو سو پچیس غربا و مساکین میں -/۲۴۵۰۰۰ روپے صدقہ فطر کی رقم تقسیم کی گئی۔ ایک ہزار نو غریب مریضوں کے دوا علاج کے لیے -/۶۱۱۳۹ روپے کی مدد کی گئی۔ حلقے میں پانچ ہومیو پیتھ اور ایک ایلو پیتھ علاج کے مراکز قائم ہیں جن سے غریب مریضوں کی ایک بڑی تعداد مستفید ہوتی ہے، جن پر -/۵۰،۰۰۰ روپے صرف کیے گئے۔ غریب اور پسماندہ ہریجن آبادیوں میں دس طبی کیمپ لگائے گئے، جن پر -/۵۰،۰۰۰ روپے صرف ہوئے۔ جاڑوں میں ساڑھے پانچ سو غریبوں اور مستحق لوگوں میں پانچ سو کمبل اور پچاس لحاف تقسیم کیے گئے۔ تیرہ ضرورت مند افراد کے مکانات کی جزوی تعمیر پر -/۱۵۰۰۰ روپے کی مدد کی گئی۔ پندرہ ضرورت مندوں کو چھوٹے موٹے روزگار کی فراہمی میں -/۲۰۰۰۰ روپے کی مدد کی گئی۔

مئی ۲۰۰۳ میں شہر الہ آباد میں آتش زنی سے متاثر ڈھائی سو گھروں کی تعمیر و مرمت کے لیے -/۸۳۰۰۰ روپے کی مدد کی گئی۔ مئی ۲۰۰۳ء میں گورکھپور ضلع کی ایک بستی میں فساد سے متاثر اکتالیس گھروں سے تعلق رکھنے والے دو سو چھیالیس افراد کی -/۱۷۹۵۰ روپے سے مدد کی گئی۔ حلقہ اپنی بساط بھر رفاہی خدمات انجام دینے کے علاوہ گجرات کے بھیانک مسلم کش فساد کے آخری مرحلے میں حلقے سے چالیس ہزار -/۴۰۰۰۰ روپے کی مدد حلقہ گجرات کو پیش کی گئی۔

عازمین حج کی رہ نمائی و خدمت کے لیے سات کیمپ لگائے گئے جن پر -/۲۱۵۰۰ روپے صرف ہوئے۔ اس طرح ان مختلف النوع رفاہی خدمات پر کل -/۱۲۶۵۸۸۶ روپے صرف ہوئے۔

حلقہ اتر پردیش (مغرب)

گزشتہ دو سالوں (۲۰۰۳، ۲۰۰۴) کے دوران حلقے نے درج ذیل رفاہی خدمات انجام دیں:

چار سو انچاس غریبوں اور ناداروں کی -/۲۵۵۹۵۵ روپے سے ان کی مختلف ضروریات میں نقد مدد کی گئی۔ چھے بیواؤں کو سلائی مشینیں فراہم کی گئیں اور تین سو نو بیواؤں کو نقد

امداد دی گئی۔ اس طرح کل تین سو پندرہ بیواؤں کی مدد پر -/۱۵۰،۷۴،۱ روپے صرف کیے گئے۔ ایک سو چوبیس ۱۲۴ غریب اور نادار لڑکیوں کی شادی پر -/۵۳۸۰۰ روپے سے مدد کی گئی۔ مستحق طلبہ کے داخلے اور ان کی دیگر تعلیمی ضروریات پر -/۱۵۰۰۰۰ روپے صرف کیے گئے۔ ایسے مستفید طلبہ کی تعداد اڑتالیس ہے، جن میں سے ایک طالب علم کے ڈینٹل کورس (Bachlor of Dental Sergery: BDS) میں داخلہ کے لیے -/۲۵۰۰۰ روپے کی مدد شامل ہے۔ ضرورت مند طلبہ کی ماہانہ اسکالرشپ پر -/۵۲۰۰۰،۵ روپے صرف کیے گئے، جس سے آٹھ سو باون طلبہ نے استفادہ کیا۔

جاڑے میں سات سو چھ لحاف، اٹھارہ سو کمبل، تین سو شالیں، ایک سو پچیس گرم سوٹ غریبوں، مسکینوں میں تقسیم کیے گئے۔ ایک مریض کے آپریشن میں -/۲۰،۰۰۰ روپے کی مدد کی گئی۔ اس وقت حلقہ یوپی (مغرب) میں سولہ ڈسپنسریاں، دو ٹی۔ بی۔ کلینک اور ایک اسپتال قائم ہیں، جو واجبی فیس پر خلق خدا کی بے لوث خدمت میں مصروف ہیں۔

ان دو سالوں کے دوران مختلف مقامات پر بتیس میڈیکل کیمپ لگائے گئے، جن سے سات ہزار چھے سو بیاسی افراد نے فائدہ اٹھایا، جس پر -/۸۰۰۰۰ روپے خرچ ہوئے۔ اس وقت ایک ایمبولنس میرٹھ میں اور ایک ایمبولنس کان پور میں خدمت خلق میں مصروف ہے، جس سے ان دو سالوں کے دوران چار سو اڑتالیس افراد نے فائدہ اٹھایا۔ اسی دوران سرکڑہ (ضلع بجنور) میں بھی ایک اسپتال کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ تین مقامات پر پینتالیس دنوں تک رین بسیرا قائم کیا گیا، جس سے سو بے وطن افراد نے فائدہ اٹھایا۔ پانچ نادار ضرورت مندوں کے مکانات کی تعمیر و مرمت کرائی گئی جس پر -/۵۵۰۰۰ روپے صرف ہوئے۔ آتش زنی کے حادثہ پر ایک ضرورت مند فیملی کی -/۱۰۰۰ روپے سے مدد کی گئی۔ اسی طرح مکان کی دیوار منہدم ہوجانے پر ایک فیملی کی -/۴۵۰۰ روپے سے مدد کی گئی۔

اندرون ریاست رفاہی خدمات کے علاوہ بعض دیگر ریاستوں آسام اور بہار میں سیلاب زدگان کی مدد کے لیے -/۳۰۰۰۰۰ روپے کی مدد نقد بھیجی گئی۔ اس طرح حلقہ یوپی (مغرب) میں -/۳۰۵،۱۶،۴۱،۳ روپے کی رفاہی خدمات انجام دی گئیں اور ایک لاکھ تین ہزار افراد نے استفادہ کیا۔

حلقہ پنجاب

۱۹۹۲ تا ۲۰۰۲ء کی دہائی میں حلقہ پنجاب نے کارکنوں کی کمی کے باوجود حتی المقدور خدمت خلق کے متعدد کام انجام دیے۔ تیئیس حاجت مندوں اور مستحقین کو ان کی مختلف ضروریات کے تحت مدد کی گئی، جس پر -/ ۱۰۵۸۲ روپے صرف ہوئے۔

اڑتیس غریب اور نادار لڑکیوں کے نکاح میں -/۲۰،۰۰۰ روپے سے مدد کی گئی۔ بارہ ضرورت منداور مستحق طلبہ کی مدد کی گئی، جس پر -/ ۹۴۰۰ روپے صرف ہوئے۔ سولہ غریب اور نادار مریضوں کے دوا علاج میں -/۹۱۱ روپے بہ طور امداد دیے گئے۔ خدمت خلق کے ہفتے منائے گئے، جس میں گلی، محلوں اور بستیوں میں مختلف طرح کی خدمات کارکنان جماعت نے انجام دیں، جس سے ایک سو اڑسٹھ افراد مستفید ہوئے اور اس مد میں -/ ۳۵۴۲ روپے خرچ ہوئے۔ عازمین حج کی رہ نمائی اور خدمت کے لیے ایک کیمپ لگایا گیا، جس میں حتی المقدور ان کی رہ نمائی اور خدمت کی گئی۔ پنجاب وقف بورڈ سے کچھ بیواؤں کے نام وظائف جاری کرائے گئے۔ حلقے سے باہر دیگر ریاستوں میں آفات ناگہانی کے مواقع پر جماعت اسلامی حلقہ پنجاب نے سامان اور نقد کی شکل میں متاثرین کی مدد کی۔ چناں چہ راجستھان میں پڑے قحط کے دوران -/ ۳۰۰۰۰ روپے حلقہ راجستھان کو بھیج کر متاثرین قحط سے تعاون کیا گیا۔ اسی طرح گجرات میں زلزلے کے موقعے پر -/۵،۰۰،۰۰۰ کا سامان متاثرین کے لیے بھیجا گیا اور -/ ۲۳۰۰۰ روپے نقد ارسال کیے گئے۔ گجرات کے بھیانک مسلم کش فسادات کے موقعے پر متاثرین کی مدد اور باز آباد کاری کے لیے -/ ۷۷۵۰۰۰ روپے کی ریلیف بھیجی گئی۔

دو سالوں ۲۰۰۳ تا ۲۰۰۴ کے دوران مختلف رفاہی خدمات کی مدوں میں حسب صراحت رقوم صرف کی گئیں:

پچاسی حاجت مندوں کی اعانت پر -/۱۲۴۵۰ روپے خرچ کیے گئے۔ غریب اور نادار طلبہ کی امداد پر -/۶۲۵۱۴ روپے صرف ہوئے۔ ایک سو دس مریضوں کے علاج پر -/۵۱۲۰۰ روپے خرچ کیے گئے۔ ادارۂ خدمت خلق کی طرف سے تین سو اکتیس افراد کو -/۲۸۸۵۳۲ روپے کی طبی امداد پہنچائی گئی۔ بتیس ناداروں اور محتاجوں میں -/۱۳۲۱۵ روپے صدقہ فطر تقسیم کیا گیا۔ چوسٹھ غریب و نادار لڑکیوں کی شادی میں -/۵۵۰۰۰ روپے بہ طور امداد دیے گئے۔ اہل حاجت کی خانگی ضروریات پر -/۲۲۱۵۲۳ روپے صرف کیے گئے۔ تین دینی مدارس کو -/۱۳۰۰۰ روپے کی امداد کی گئی۔ ڈیڑھ سو حجاج کرام کے تربیتی کیمپ پر -/۲۹۰۰ روپے صرف ہوئے۔ دس مساجد کی تعمیر و مرمت میں بہ قدر توفیق حصہ لیا گیا۔

اس طرح ان دو سالوں (۲۰۰۳ تا ۲۰۰۴) میں -/۷،۱۹،۳۳۴ روپے خدمت خلق کی مختلف مدات میں صرف کر کے خلق خدا کی راحت رسانی کا فریضہ انجام دینے کی کوشش کی گئی۔

حلقہ راجستھان

۲۰ مقامات پر بیت المال کا نظم قائم ہے جس کے ذریعے حاجت مندوں اور مریضوں کی مدد کی جاتی ہے۔ جاڑے کے موسم میں نادار لوگوں میں بستروں اور لحافوں کی تقسیم عمل میں لائی جاتی ہے۔ عید الفطر کے موقع پر صدقات فطر کی اجتماعی وصول یابی اور انھیں حقیقی مستحقین تک پہنچانے کا نظم کیا جاتا ہے۔

بلاسودی قرض اسکیم کے ادارے

حلقہ راجستھان کے دو بڑے شہروں جے پور اور کوٹہ میں بلاسودی قرض کے ادارے قائم ہیں، جن سے ضرورت مند بلا کسی زائد معاوضے کے استفادہ کرتے ہیں۔

سیلاب ریلیف ورک جولائی ۱۹۸۱

جولائی ۱۹۸۱ میں راجستھان کے اضلاع جے پور، ٹونک اور سوائی مادھو پور کے مختلف علاقے سیلاب کی زد میں آگئے، جس کی وجہ سے عام آبادی معمولی ضروریات زندگی کی بھی محتاج ہوگئی۔ جماعت اسلامی ہند حلقہ راجستھان نے اس موقع پر سیلاب زدگان کی امداد کے لیے اشیا کی فراہمی کا نظم کیا۔ متاثرین میں غذائی اجناس، لباس، ضروریات زندگی کی دوسری چیزیں تقسیم کی گئیں۔ اس کے علاوہ تباہ شدہ مکانات کی تعمیر ومرمت کے لیے نقد امداد فراہم کی گئی۔ ان امدادی کاموں میں -/۰۰۰، ۵۰، ۱ روپے صرف ہوئے۔ اس کے علاوہ ۱۹۸۵، ۱۹۹۶ اور ۱۹۹۸ میں بھی راجستھان کے اضلاع کوٹہ، بھرت پور، باڑمیر وغیرہ میں سیلاب کی تباہ کاریوں کے موقع پر حسب توفیق، جماعت نے امدادی کام کیا۔ ان تمام مواقع پر بھی جماعت اسلامی ہند نے راحت رسانی کے کام انجام دیے۔

خشک سالی ۲۰۰۰

۲۰۰۰ میں راجستھان کے کئی اضلاع مسلسل دو سال تک بارش نہ ہونے کے باعث قحط وخشک سالی کا شکار رہے اور چارہ پانی کی کمی کے باعث بے شمار جانور مر گئے۔ انسانوں کو اپنی غذا کے لیے پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ مزدوری وخوراک کی تلاش میں لوگ گھروں کو چھوڑ کر دوسرے مقامات کو منتقل ہونے لگے۔ جماعت اسلامی ہند حلقہ راجستھان نے اس موقع پر مئی و جون ۲۰۰۰ میں باڑمیر، جیسلمیر اور جودھ پور اضلاع میں امدادی کام کیے۔ کل ۱۴۱ امدادی مراکز قائم کرکے ۲۳۲ مواضعات کے ۲۳۰۶ مسلم وغیر مسلم ضرورت مند خاندانوں میں ۵۶،۳۰۵ کلوگرام غذائی اجناس اور زائد از چھ لاکھ روپے تقسیم کیے۔

۲۰۰۳-۲۰۰۴ میں رفاہی خدمات

گزشتہ دو سالوں (۲۰۰۳-۲۰۰۴) کے دوران حسب ذیل رفاہی خدمات انجام دی گئیں جو اعداد وشمار کی صراحت کے ساتھ اس طرح ہیں:

مقامی جماعتوں کے ذریعے تین سو چھبیس ضرورت مندوں کی مختلف النوع ضروریات پر -/۱۰۴۶۷۵ روپے صرف کیے گئے۔ اُنہتر بیواؤں کو ماہانہ وظائف کی شکل میں -/۱۰۹۳۱۰ روپے دیے گئے۔ دس نادار لڑکیوں کے نکاح کرائے گئے۔ یونیفارم، کتب اور فیس وغیرہ کی شکل میں ایک سو چون ضرورت مند طلبہ کی مدد کی گئی۔ -/۶۸۸۰ روپے صدقہ فطر کی رقم غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کی گئی۔ سردی کے موسم میں ایک سو اکتالیس غریبوں کو لحاف دیے گئے۔ کم زور معاشی حالت رکھنے والے ایک سو تیس افراد کے علاج پر -/۲۹۰۲۸ روپے صرف کیے گئے۔ دو مقامی جماعتیں چھوٹے پیمانہ پر حسب توفیق ضرورت منداصحاب کو بلا سودی قرض فراہم کرتی ہیں۔ دو مستحق افراد کو محنت مزدوری کرنے کے لئے -/۱۵۰۰ روپے کا سامان دلایا گیا۔ کوٹہ شہر میں اس دوران سیلاب آیا تو پچیس افراد کی اعانت پر -/۴۰۰۰ روپے خرچ کیے گئے۔ اسی طرح ضلع اجمیر میں قحط کی مصیبت نازل ہوئی تو پانچ سو -/۵۰۰ خاندانوں سے تعلق رکھنے والے دو ہزار افراد کو -/۶۴۳۰۰ روپے سے مدد کی گئی۔ جھالاواڑ اور اُدے پور اضلاع میں فساد رونما ہوا تو اس موقع پر مصیبت زدگان کی -/۴۲۲۵۳ روپے سے مدد کی گئی۔ اس طرح دو ہزار آٹھ سو سڑسٹھ افراد کی مدد پر -/۴۵۰۵۳۳ روپے صرف کیے گئے۔

حلقہ مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ

آفات ارضی وسماوی کے مواقع پر ہنگامی امدادی کاموں کے علاوہ رفاہ عام کے کچھ مستقل کام بھی انجام دیے جاتے ہیں، جن میں طلباء کے لیے تعلیمی وظائف کا اہتمام اور مراکز تعلیم بالغان کا قیام وغیرہ شامل ہیں۔

خشک سالی ۱۹۶۷

۱۹۶۷ء کے وسط میں ہندستان کی کئی ریاستوں کے ساتھ مدھیہ پردیش بھی قحط کا شکار ہوا۔ اس عام مصیبت میں جماعت اسلامی ہند نے پورے ملک میں مہم چلا کر قحط سے متاثرہ انسانوں کی امداد کے لیے نقد رقوم کے علاوہ دوائیں اور غلّہ بھی جمع کیا۔ اس موقع پر غیر مسلم برادران وطن نے بھی جماعت اسلامی ہند کی اپیل پر اپنا تعاون پیش کیا۔ جماعت نے کئی مقامات پر امدادی مراکز قائم کر کے جمع شدہ رقوم اور اشیاء صرف کو ضرورت مندوں اور متاثرین قحط میں تقسیم کیا۔

زلزلہ جبل پور

۲۲ر مئی ۱۹۹۷ کی صبح جبل پور شہر اور اس کے اطراف کا علاقہ ایک تباہ کن زلزلہ کی زد میں آگیا۔ جبل پور کے گردونواح میں ۳۰ کلومیٹر تک اس کے اثرات دیکھے گئے۔ ۳۷۵ گاؤں کے لاکھوں افراد اس سے متاثر ہوئے۔ بے شمار مکانات منہدم ہو گئے اور ہزاروں انسان ہلاک و زخمی ہوئے۔ زلزلے کے بعد ایک ماہ تک خوف وہراس طاری رہا اور لوگ اپنے مکانات کے اندر

سونے سے کتراتے رہے۔ جماعت اسلامی ہند حلقہ مدھیہ پردیش نے اس موقع پر بڑے پیمانے پر امدادی کام انجام دیا۔ جناب عبدالاحد خاں صاحب ریلیف ورک کے انچارج بنائے گئے۔ متاثرین میں غذائی اجناس، دوا اور دیگر ضروری اشیاء تقسیم کی گئیں۔ زلزلے کے باعث بے گھر ہوئے لوگوں کی رہائش کے لیے ۱۱×۱۲ فٹ کی عارضی جھونپڑیاں (Rain Huts) تعمیر کی گئیں -/۰۰، ۵۰، ۷، ۷ روپیوں کی لاگت سے ۷۳۴۰ جھونپڑیاں تعمیر کر کے متاثرین کے حوالے کی گئیں۔ جماعت کی ان کوششوں اور بروقت پیش بندی سے متاثرین کو بڑی راحت پہنچی۔ حکومت کے ذمہ داران اور مقامی اخبارات نے جماعت اسلامی ہند کی ان کوششوں کی بڑی ستائش کی۔

بھوپال گیس المیہ ۱۹۸۴

۱۹۸۴ میں بھوپال میں واقع یونین کاربائیڈ کارخانہ سے زہریلی گیس کے اخراج کا حادثہ پیش آیا، جس کے باعث ہزاروں افراد لقمۂ اجل بن گئے، بے شمار انسان طرح طرح کے جسمانی عوارض میں مبتلا ہو گئے۔ اس کے اثرات کئی سال گزرنے کے بعد بھی کسی نہ کسی شکل میں محسوس کیے جاتے رہے۔ اس موقع پر جماعت اسلامی ہند مدھیہ پردیش کے وابستگان نے سروے کے کام میں تعاون کیا۔ یتیموں، بیواؤں اور معذوروں کی امداد کے لیے اپیلیں شائع کروائیں جس کے نتیجہ میں ۸ لاکھ روپے کی رقم جمع ہوئی جو متاثرین میں تقسیم کی گئی۔

آتش زنی ۱۹۹۱ رائے پور

۱۹۹۱ء میں موجودہ چھتیس گڑھ کے صدر مقام رائے پور میں آتش زنی کا سانحہ پیش آیا جس میں کئی مکانات جل کر راکھ ہو گئے۔ اس موقع پر جماعت اسلامی ہند کے حلقہ مدھیہ پردیش نے ریلیف کا کام کیا۔ اس موقع پر اپنے وسائل کے اعتبار سے ۱۵۰۰۰ روپے کے مختلف امدادی کام انجام دیے۔

گزشتہ دو برسوں (۲۰۰۳-۲۰۰۴) کے دوران حلقہ مدھیہ پردیش و چھتیس گڑھ نے وسائل اور افراد کی قلت کے باوجود درج ذیل رفاہی خدمات انجام دیں:

چھیاسی ضرورت مندوں اور مستحقین کو -/۷۰۰۰ ۶ روپے کی مدد کی گئی۔ تیس بیواؤں کو امداد اور وظائف کی شکل میں -/۲۸۹۳۰ روپے دیے گئے۔ بارہ یتیم بچوں کو -/۱۱۰۰۰ روپے

بطور امداد دیے گئے۔ بائیس نادار اور غریب لڑکیوں کو نکاح میں نقد اور سامان کی شکل میں مدد دی گئی، جس پر -/۱۵۷۰۰ روپے صرف ہوئے۔ دو سو پچیس مسکینوں اور محتاجوں کو -/۲۰۱۱۰ روپے صدقہ فطر کی مد سے دیے گئے۔ پچاس غریبوں اور مستحقین کو -/۱۵۰۰۰ ان کی مختلف ضروریات میں بہ طور امداد دیے گئے۔ دو سو مریضوں کے علاج میں -/۳۰۰۰۰ روپے کی مدد کی گئی۔ غریب گھروں کے چھ ہنڈ پمپوں کی مرمت اور درستی پر -/۲۰۰۰ روپے خرچ کیے گئے۔ ایک مسجد اور مدرسہ کی مرمت کرائی گئی جس پر -/۲۰۰۰۰ روپے صرف ہوئے۔ دو مستحق افراد کو کاروبار کے سلسلے میں -/۶۵۰۰ کی نقد مدد فراہم کی گئی۔ گنج باسودہ اور سیئو کے فسادات میں ایک سو پچاس متاثر افراد کو -/۱۵۰۰۰۰ روپے کی مالی امداد فراہم کی گئی۔

عازمین حج کو مناسک حج کی ضروری معلومات پہنچانے اور ان کی رہ نمائی کے لیے حج سے متعلق لٹریچر فراہم کیا گیا، جس سے پچپن عازمین حج نے استفادہ کیا اور اس پر -/۱۵۰۰ روپے صرف ہوئے۔

اس طرح حالیہ دو برسوں کے دوران حلقہ مدھیہ پردیش و چھتیس گڑھ کے مختلف نوعیت کی رفاہی خدمات سے نوسوترپن افراد نے استفادہ کیا جس پر کل -/۴،۲۳،۰۰۰ روپے صرف ہوئے۔

حلقہ مہاراشٹر

شعبۂ خدمت خلق حلقہ مہاراشٹر کی طرف سے بیواؤں، حاجت مندوں مسافروں اور غربا کی ضروریات پر ہر سال -/۰۰۰،۵۰، ۴ روپے، بیماروں کے علاج پر -/۰۰۰، ۳۴،۱ روپے اور ضرورت مند طلبہ کی تعلیمی امداد پر -/۰۰۰،۱۵، ۴ روپے صرف کیے جاتے ہیں۔ یہ مستقل نوعیت کے کام ہیں، جن کی انجام دہی کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے۔ چھے مقامات پر سلائی سینٹرس قائم ہیں، جن سے ۱۲۵ خواتین استفادہ کرتی ہیں۔

سیلاب

مہاراشٹر میں مختلف مواقع پر چھوٹے بڑے سیلاب آتے رہے ہیں۔ جن اضلاع میں سیلاب کے موقعے پر جماعت کی جانب سے امدادی کام انجام دیے گئے، وہ درج ذیل ہیں:

☆ ناگ پور ۶۹-۱۹۶۸ ☆ ولتی ناگ پور ۱۹۸۶ ☆ چندر پور ۱۹۸۶ ☆ رائے گڑھ کوکن ۱۹۸۷ ☆ بیڑ و ناندیڑ ۱۹۸۸ ☆ ملاڈ ممبئی ۱۹۹۰ ☆ فیض پور جلگاؤں ۱۹۹۱ ☆ مواڈ ناگ پور ۱۹۹۲

ان تمام مواقع پر متاثرین سیلاب میں امدادی کام انجام دیے گئے۔ ان میں اشیاء ضروریہ، اجناس اور نقد مالی امداد تقسیم کی گئی۔ بیماروں کے علاج، اموات کی تجہیز و تکفین کے علاوہ متاثرین کے لیے رہائش گاہوں کی تعمیر بھی کرائی گئی۔

قحط ریلیف ورک ۷۳-۱۹۷۲

۷۳-۱۹۷۲ء میں مہاراشٹر کا ایک بڑا علاقہ خشک سالی کی لپیٹ میں آ گیا۔ اس موقع

پر جماعت کے کارکنوں نے تمام مقامات پر امدادی کام انجام دیا۔ غذائی اجناس اور تیار غذا کی فراہمی اور پانی کی سپلائی جیسے مختلف کام اس موقع پر انجام پائے۔ اسی طرح ۱۹۹۲ء میں ضلع پربھنی کے خشک سالی سے متاثرہ عوام میں امداد تقسیم کی گئی۔ شہر بھی سیلاب کی زد میں آ گیا تھا، چناں چہ جماعت نے ان متاثرہ علاقوں کا سروے کر کے ۵۰ سے زائد مکانات کی تعمیر و مرمت کا نظم کیا۔

زلزلہ

سال ۱۹۶۷ء میں کوئنا شتارہ مقام پر ایک زلزلہ آیا جس سے کئی لوگ متاثر ہوئے۔ جماعت نے اس موقع پر متاثرین زلزلے میں حسب توفیق امدادی کام انجام دیا اور متاثرین کو نقد اور ضروری اشیاء فراہم کر کے راحت پہنچائی گئی۔

زلزلہ لاتور ۱۹۹۳

۳۰ ستمبر ۱۹۹۳ء کو علی الصباح ۳ بج کر ۵۶ منٹ پر علاقہ مرہٹواڑہ کے قصبہ کلاری (ضلع لاتور) میں ایک ہلاکت خیز زلزلہ آیا۔ ۲ منٹ ۱۷ سکنڈ کے اس زلزلہ کی شدت ریکٹر اسکیل پر ۶.۴ ریکارڈ کی گئی۔ زلزلہ اس قدر شدید تھا کہ ضلع لاتور اور عثمان آباد کے ۱۸ دیہات ۴۰ تا ۹۰ فی صد تباہ ہو گئے۔ جب کہ ۱۵ دیہاتوں کو ۱۵ فی صد تباہی سے دوچار ہونا پڑا۔ محتاط اندازے کے مطابق ۳۵ ہزار افراد ہلاک اور بے شمار زخمی ہوئے۔ لاتور نگر پریشد، سول ہاسپٹل اور دیگر خانگی دواخانے زخمیوں سے بھر گئے۔ اس موقع پر ایس۔ آئی۔ او آف انڈیا اور جماعت اسلامی ہند کی جانب سے بڑے پیمانے پر امدادی کام کیے گئے۔ ابتدائی طور پر متاثرہ مواضعات کا سروے، زخمیوں کی عیادت اور ان کی تفصیلات کے حصول کے بعد متعلقہ افراد تک ان کی اطلاع پہنچانے کا کام کیا گیا۔ بعد میں منصوبہ بند طریقہ پر درج ذیل خدمات انجام دی گئیں:

اموات کی تدفین: کلاری، شاشتور اور دیگر مقامات پر ہلاک ہوئے مسلم افراد کی تجہیز و تدفین کا نظم کیا گیا۔

طبّی امداد: دو مقامات پر میڈیکل سنٹرس قائم کیے گئے جہاں ۴ ایمبولینس، ۴۵ ڈاکٹرس اور نیم طبی عملہ (Paramedical Staff) کے ذریعہ طبّی امداد بہم پہنچائی گئی۔ ڈاکٹرس و

والنٹیرس کی ٹیم نے طبی مراکز کے علاوہ ایمبولینس کے ذریعہ اطراف واکناف کے دیہاتوں میں پہنچ کر زخمیوں کو طبی امداد فراہم کی۔ اس موقع پر روزانہ ۱۵۰ سے زائد افراد کا علاج کیا گیا۔

اشیاء ضروریہ کی فراہمی: زلزلہ سے متاثر افراد اجڑے مکانوں میں روزمرہ کی ضروریات کے محتاج ہو چکے تھے۔ ان کے لیے ۵۰ ٹرک سامان، اناج، اور دیگر ضروری اشیاء ۵۰۰۰ خاندانوں میں تقسیم کی گئیں۔ اس ریلیف کے کام میں ۲۰۰ والنٹیرس نے اپنی خدمات پیش کیں اور مختلف سامان وغذائی اجناس کے علاوہ ۲ لاکھ سے زائد نقد رقم بھی متاثرین میں تقسیم کی گئی۔ بابری مسجد کی شہادت کے بعد جماعت اسلامی ہند پر پابندی لگادی گئی تھی۔ جناب شاہ محمد عبدالقیوم نے بحیثیت امیر حلقہ اس کام کی نگرانی کی۔ جناب صادق احمد کو ریلیف انچارج مقرر کیا گیا۔ اور S.I.O. کے تعاون سے یہ کام بہ حسن وخوبی انجام پایا۔

آتش زنی: اونڈھ (پربھنی)، مہالکشمی روڈ، ملاڈ (ممبئی) راجورہ (مانک گڑھ) اور دیگر مقامات پر آتش زنی کے جو حادثات مختلف وقتوں میں پیش آئے ان کے متاثرین میں جماعت اسلامی ہند نے کھانا، کپڑے اور غلّہ کی تقسیم کے علاوہ متاثرہ دُکان داروں کی تجارت دوبارہ شروع کرنے میں مدد کی۔

عراق، کویت جنگ کے متاثرین کی مدد

۱۹۹۵ میں عراق اور کویت کے درمیان ہونے والی جنگ کی وجہ سے ہزاروں ہندستانیوں کو وطن واپس ہونا پڑا۔ اچانک واپسی کی وجہ سے بہت سارے افراد دوران سفر بنیادی ضرورتوں کے بھی محتاج ہو گئے تھے۔ اس موقع پر جماعت اسلامی ہند ممبئی شہر نے ائرپورٹ کے علاوہ وی ٹی اور دادر ریلوے اسٹیشن پر امدادی کیمپ لگا کر ان کے خورد ونوش کا نظم کیا، انھیں ہوٹلوں میں ٹھہرایا اور ان کے متعلقہ مقامات تک پہنچنے کے لیے کرایہ سفر کا انتظام کیا۔

۲۰۰۳-۲۰۰۴ میں رفاہی خدمات

گزشتہ دو سالوں (۲۰۰۳-۲۰۰۴) کے دوران حلقہ مہاراشٹر نے ضرورت مندوں، بے کسوں، بیواؤں، یتیموں اور زلزلے، طوفان، سیلاب، آتش زنی اور فساد سے متاثر اور آفت رسیدہ لوگوں کی خدمت کے لیے درج ذیل رفاہی خدمات انجام دیں، اور بلا امتیاز مذہب و

ملت عام خلق خدا کی راحت رسانی اور خوش نودیِ رب کے جذبہ کے تحت کسی صلہ اور ستائش کی آرزو اور نمائش اور پبلسٹی کی تمنا سے بے نیاز ہو کر یہ کام انجام دیے۔

غریبوں، محتاجوں اور یتیموں کی مالی امداد پر -/ ۷،۱۹۸۰، ۳ روپے صرف کیے گئے جس سے تین ہزار چھیاسی افراد نے استفادہ کیا۔ اٹھاون (۵۸) بیواؤں کے ماہانہ وظائف پر -/ ۵،۷۶،۰۰۰ روپے صرف ہوئے۔ ایک سو چون نادار اور غریب لڑکیوں کے نکاح میں -/ ۲،۰۷،۴۰۰ روپے سے مدد کی گئی۔ چالیس ضرورت مند اور مستحق طلبہ کی مدد پر -/ ۲۱،۸۰۰ روپے صرف کیے گئے۔ اس کے علاوہ مستحق اور ہونہار طلبہ کو ماہانہ وظائف کی شکل میں -/ ۴،۵۴،۸۰۰ روپے دیے گئے جن سے دو ہزار دو سو چوہتر طلبہ نے استفادہ کیا۔ پندرہ ہزار خاندانوں میں -/ ۳۴،۰۰،۰۰۰ روپے صدقہ فطر تقسیم کیا گیا۔ خدمت خلق کی متفرق مدات میں مختلف ضروریات کے تحت تیرہ سو تیئیس افراد کی -/ ۷،۱۲،۰۰۰ روپے سے مدد کی گئی۔ دو ہزار دو غریب و نادار اور مستحق افراد کو علاج معالجہ کے لیے -/ ۴،۰۰،۴۰۰ روپے دیے گئے۔

اس وقت حلقہ مہاراشٹر میں نو ڈسپنسریاں اور اسپتال مصروف خدمت ہیں۔ جن سے تین لاکھ چوتیس ہزار افراد نے گزشتہ دو سالوں میں استفادہ کیا۔ تین طبی کیمپ لگائے گئے، جن میں سے ایک کیمپ نو دن تک مصروف خدمت رہا جس سے دس ہزار افراد نے استفادہ کیا اور جس پر -/ ۱،۰۰،۰۰۰ روپے کا صرفہ آیا۔ خدمت خلق کے ہفتے منائے گئے جن کے تحت محلوں کی صفائی ستھرائی اور قبرستان کی صفائی وغیرہ پر خصوصی توجہ دی گئی۔

اس وقت حلقہ مہاراشٹر میں گیارہ بلاسودی سوسائٹیاں ضرورت مند اور مستحق افراد میں بلاسودی قرضے دینے کی خدمت پر مامور ہیں جن سے گزشتہ دو سالوں میں پانچ ہزار افراد نے استفادہ کیا۔

سولہ مکانات کی تعمیر میں مستحق افراد کی -/ ۱۶،۰۰۰ روپے سے اعانت کی گئی۔

حلقے میں سلائی کڑھائی کے تیرہ سنٹر قائم ہیں جن سے غریب اور بے روزگار خواتین کو سہارا ملتا ہے۔ اس عرصے میں دو سو خواتین نے استفادہ کیا۔ ایک سو بہتر (۱۷۲) بے روزگار افراد کو روزگار فراہم کرنے میں -/ ۹۸،۰۰۰ روپے سے مدد کی گئی۔

بیرون ریاست دوسرے تنظیمی حلقوں میں مختلف قدرتی آفات اور حادثات کے مواقع پر متاثرین کی مدد کی گئی۔ چناں چہ آسام اور بہار کے سیلاب زدہ متاثرین کی مدد کے لیے -/۰۰۰،۰۰،ا روپے بھیجے گئے۔زلزلے کی مد میں -/۰۰۰،۰۰،ا روپے حلقہ گجرات کو بھیجے گئے۔

احمد نگر کے قحط زدہ علاقے میں پانی سپلائی کیا گیا، جس پر -/۰۰۰،۲۰ روپے صرف ہوے۔ ممبئی کے مدن پورہ اور باندرہ علاقے میں آتش زنی سے متاثر افراد کی -/۰۰۰،۸۰ روپے سے مدد کی گئی۔ ممبئی زویری بازار اور پربھنی، ناندیڑ وغیرہ جگہوں پر بم دھماکوں کے متاثرین کو -/۰۰۰،۵۷ روپے بہ طور امداد دیے گئے۔فسادات میں پکڑے گئے افراد کی رہائی کے لیے دس ہزار روپے صرف کیے گئے۔اجڑے ہوئے لوگوں کی باز آباد کاری پر -/۶۹۰، ۰۳، ۵ روپے خرچ ہوئے۔

عازمین حج کی رہ نمائی کے لیے سات سی۔ڈی۔شو اور دو کیمپ لگائے گئے، جن سے ایک سو نناوے عازمین حج نے استفادہ کیا۔

جماعت اور اس کے ذیلی اداروں کے علاوہ ''خیر امت ٹرسٹ، حاجی علی درگاہ ٹرسٹ، رحمانی فاونڈیشن اور چند منفرد اہل خیر حضرات کے تعاون سے بھی خدمت خلق کے کام انجام دیے گئے۔

اس طرح ریاست مہاراشٹر میں جماعت کی رفاہی خدمات سے پندرہ ہزار سولہ خاندان، چار لاکھ اڑتیس ہزار پانچ سو آٹھ افراد نے استفادہ کیا جس پر -/۲۷۰، ۲۷، ۲۳،۷ روپے صرف ہوئے۔

حلقہ گجرات

سیلاب سوراشٹر ۱۹۸۰

۱۹۸۰ میں سوراشٹر علاقے میں ایک ندی کا بند ٹوٹ گیا، اس کی وجہ سے موروی نام کا ایک قصبہ پوری طرح غرقاب ہوگیا، کافی جانی و مالی نقصان ہوا۔ فوری طور پر جماعت نے خود بھی یہاں امدادی کام انجام دیا اور دوسرے اداروں کو بھی آمادہ کیا۔ کارکنوں کی ٹیمیں موروی روانہ کی گئیں۔ صفائی، ستھرائی، لاشوں کی تجہیز و تکفین اور بچے ہوئے افراد کے لیے سامان خورد و نوش کا نظم کیا گیا۔ سرکار کے جزوی تعاون سے ۱۰۰ سے زائد کچے مکانات تعمیر کیے گئے۔ ۱۹۹۴ میں نربدا ندی کے سیلاب کی وجہ سے سورت اور آس پاس کے علاقے متاثر ہوئے۔ بھڑوچ میں بھی یہی صورت حال رہی۔

قحط ریلیف ۱۹۸۸

گجرات کا شمالی علاقہ ریگستانی ہے۔ یہاں بارش کم ہوتی ہے۔ پانی کی قلت کا سامنا رہتا ہے۔ اس کی وجہ سے تقریباً ہر سال اضلاع کچھ، بھج اور بناس کانٹھا میں خشک سالی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مسلسل تین سال تک ناکافی بارش کے باعث یہ علاقہ ۱۹۸۸ میں خشک سالی کا شکار ہوگیا۔ اس کی وجہ سے بڑی تعداد میں مویشیوں کی موت واقع ہوئی اور انسانوں کو خوراک کی کمی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس موقعے پر بھی جماعت نے اپنی بساط بھر امدادی کام کیا۔

وبائی امراض

۱۹۹۴ میں گجرات کے مشہور شہر سورت میں طاعون کی وبا پھیل گئی۔ اگر چہ وبا سے

انسانی جانوں کا اتلاف بہت زیادہ نہیں ہوا۔لیکن پورے علاقے میں خوف و دہشت کا ماحول پیدا ہوگیا۔ بڑی تیزی سے لوگ اس علاقے کو خالی کرنے لگے۔ سورت اور اطراف کے علاقے میں عام زندگی مفلوج ہوگئی اور تجارتی و صنعتی سرگرمیاں ٹھپ پڑگئیں۔ اس موقعے پر حتی الوسع طبی امداد بہم پہنچائی گئی اور عوام کو عزم اور حوصلہ کے ساتھ زندگی کی سرگرمیاں جاری رکھنے کی تلقین کی گئی۔

زلزلہ ریلیف ورک ۲۰۰۱

۲۶ رجنوری ۲۰۰۱ کی صبح گجرات کے عوام یوم جمہوریہ کی تقاریب کے لیے تیاریوں میں مصروف تھے کہ ایک بھیانک زلزلے نے گجرات کے بڑے حصے کو دہلا دیا۔ اس زلزلے کی وجہ سے گجرات کے کئی اضلاع بھیانک تباہی سے دوچار ہوگئے۔ ۲۰۰ سے زائد بستیوں کے لاکھوں انسان بے گھر ہوگئے۔ بڑے بڑے شہر کھنڈروں میں تبدیل ہوگئے۔ اونچی اونچی عمارتیں زمین بوس ہوگئیں۔ بے شمار انسانی جانیں تلف ہوگئیں۔ ہزاروں کروڑ روپیوں کا مالی نقصان ہوا۔ ہر طرف موت کا سناٹا طاری تھا۔ زخموں سے کراہتے اور بھوک سے تڑپتے انسانوں کا ایک انبوہ، امداد کا منتظر تھا۔ مختلف اداروں کی طرف سے راحت اور بچاؤ کا کام شروع ہوگیا تھا لیکن اس میں بھی کئی مشکلات حائل تھیں۔ جماعت اسلامی ہند حلقہ گجرات نے فوری طور پر فیصلہ کیا کہ اس ناگہانی آفت کے موقعے پر بغیر کسی تفریق و امتیاز کے انسانوں کی مدد، اور راحت کا کام شروع کردیا جائے۔ امیر حلقہ جناب شفیع مدنی صاحب کی صدارت میں ''اسلامی ریلیف کمیٹی گجرات'' کے نام سے ایک رجسٹرڈ ادارہ قائم کیا گیا اور اس کے تحت زلزلے کے متاثرین میں امدادی کاموں کا آغاز کردیا گیا۔ پورے ملک میں جماعت کے کارکنوں نے ریلیف کے لیے نقد رقم اور سامان اکٹھا کیا اور ایک خطیر رقم گجرات ریلیف کمیٹی کے حوالے کی۔ مرکز سے جناب محمد عبدالقیوم معاون قیم جماعت اسلامی ہند احمد آباد بھیجے گئے۔ اُنھوں نے وہاں ایک ماہ قیام کرکے ریلیف ورک کو منظّم کرنے میں تعاون کیا۔ متاثرین کی ابتدائی راحت کاری کے لیے بھُج، ملیا، انجار اور وساڈا میں چار امدادی مراکز قائم کیے گئے۔ ان مراکز سے ۱۸۸ بستیوں کے ۲۷ ہزار خاندانوں میں ۵۵ لاکھ روپے مالیت کے ۴۰۶۸ لاکھ کلوگرام غذائی اجناس کی تقسیم کے علاوہ درج ذیل کام انجام دیے گئے۔

۱۸،۰۰۰ خاندانوں میں -/۲۲،۳۲۰۰۰ روپے کے ۱۸۶۰۰ کمبل

۳،۳۳۴ خاندانوں میں -/۱۴،۷۰،۰۰۰ روپے کے برتن اور دیگر اشیاء ضروریہ

۳،۳۳۴ خاندانوں میں -/۲۵،۹۰،۰۰۰ روپے کے ۳۳۳۴ خیمے اور دیگر اشیاء ضروریہ

۳،۶۵۰ خاندانوں میں -/۱۹،۶۵،۰۰۰ روپے کے ۱۳،۱۰۰ جوڑے لباس

۲۸/جنوری سے ۲۵/مارچ تک ہوئے اس ابتدائی راحت رسانی کے دوران ۱۰ ڈاکٹروں کی ٹیم کے ذریعے روزانہ ۶۵۰ مریضوں اور زخمیوں کا علاج کیا جاتا رہا۔ دو ماہ کے دوران کل ۳۹ ہزار مریضوں کا علاج ہوا، جس پر ۱۴ لاکھ ۱۰ ہزار روپے صرف ہوئے۔ اس طرح ابتدائی بچاؤ اور راحت کاری کے اس کام پر اسلامی ریلیف کمیٹی نے جملہ ایک کروڑ ۵۴ لاکھ ۳۳ ہزار ۸۵۰ روپیہ خرچ کیے گئے۔ ابتدائی امدادی کام کے بعد متاثرین کی بازآبادکاری کا ایک جامع منصوبہ بنایا گیا، جس کے تحت متاثرہ مکانات کی دوبارہ تعمیر ومرمت، معاشی طور پر تباہ حال افراد کے لیے روزگار کی فراہمی، مرنے والے افراد کی بیواؤں اور یتیموں کی بازآبادکاری اور علاقہ میں تعلیمی ترقی کا پروگرام طے کیا گیا۔ چوں کہ زلزلے سے متاثر علاقہ خشک سالی سے بھی متاثر ہوگیا تھا اس لیے مزید تین ماہ تک غذائی اجناس کی فراہمی کا نظم کیا گیا۔ بازآبادکاری کے اس مرحلہ میں جملہ ایک کروڑ ۲۵ لاکھ روپے صرف کیے گئے، جس کی تقسیم اس طرح تھی:

پانی کی فراہمی کے لیے ٹیوب ویل وہینڈ پمپ کی کھدائی وتنصیب -/۱۰،۰۰،۰۰۰ روپے

تین ماہ تک غذائی اجناس کی تقسیم کے لیے -/۱۰،۰۰،۰۰۰ روپے

خود روزگار اسکیم کے تحت -/۲۰،۰۰،۰۰۰ روپے

تعلیمی ترقی کے لیے امداد -/۱۰،۰۰،۰۰۰ روپے

مکانات کی تعمیر ومرمت کے لیے -/۴۵،۰۰،۰۰۰ روپے

یتیموں اور بیواؤں کی بازآبادکاری پر -/۵،۰۰،۰۰۰ روپے

مساجد اور مدرسوں کی تعمیر ومرمت پر -/۲۵،۰۰،۰۰۰ روپے

دوسرے مرحلے میں ریلیف و باز آباد کاری کا یہ کام پورے ایک سال تک جاری رہا۔ اس دوران میں اس کے منصوبے میں مزید اضافہ ہوتا گیا۔ اس طرح گجرات زلزلے کے امدادی کام کا یہ منصوبہ سوا کروڑ روپے سے بڑھ کر دو کروڑ سے زائد ہو گیا۔ گجرات زلزلے کے ابتدائی راحت کے کاموں کی انجام دہی کے لیے ہندستان کی مختلف ریاستوں سے جماعت کے کارکنان متاثرہ علاقوں میں پہنچے اور مذکورہ بالا کاموں میں اسلامی ریلیف کمیٹی کا تعاون کیا۔ ''اسلامی ریلیف کمیٹی گجرات'' کو حکومت نے NGO کی حیثیت سے تسلیم کرلیا۔ گجرات زلزلے کے متاثرین میں امدادی کام جاری ہی تھا کہ ۲۸ رفروری سے ہونے والے خون ریز فسادات نے ریاست کے عوام بالخصوص مسلمانوں کے سامنے انتہائی سنگین مسائل کھڑے کر دیے اور بہت بڑے پیمانے پر متاثر ہونے والے افراد کے لیے ریلیف کا کام انجام دینا پڑا، جس کی تفصیلات ایک دوسرے کتابچہ ''فرقہ وارانہ فسادات اور جماعت اسلامی ہند کا ریلیف ورک'' میں شامل ہیں۔

حلقہ گجرات نے دو سالوں (۲۰۰۳-۲۰۰۴) کے دوران درج ذیل رفاہی خدمات انجام دیں: چار سو تراسی ضرورت مندوں اور پریشان حال لوگوں کی معاشی ضروریات اور خانگی اخراجات کے لیے -/۱۵۰۵۲۳ روپے کی مدد کی گئی۔ چھے بیواؤں کو -/۴۲۰۰ روپے کی نقد امداد فراہم کی گئی۔ چھبیس یتیموں کو -/۱۰۵۰۰ روپے سے ان کی مختلف ضروریات میں مدد کی گئی۔ ترانوے غریب اور نادار لڑکیوں کے نکاح میں مدد کی گئی۔ اسی طرح فساد سے متاثر ستر جوڑوں کے اجتماعی نکاح کا نظم کیا گیا جس پر -/۱۳۵۰۰۰ روپے صرف ہوئے اور ایک سو چالیس افراد نے اس سے استفادہ کیا۔ تعلیمی فیس، اسٹیشنری اور کورس کی کتب اور نقد رقوم کی شکل میں دو ہزار تین سو دو ضرورت مند کی مدد کی گئی۔ تین ہزار مستحق طلبہ کو -/۱۵،۱۷،۰۷۰ روپے اسکالرشپ دیے گئے۔ اٹھارہ سو بانوے مساکین اور غرباء میں -/۱،۲۹،۴۵۲ روپے صدقہ فطر کی مد سے تقسیم کیا گیا۔ جماعت کی نگرانی میں چلڈرن سرکل سے وابستہ پچھتر بچوں کو -/۹۱۱۶ روپے تعلیمی فیس کے لیے مدد دی گئی۔ سینتیس ہزار ایک سو چھتیس غریب مریضوں کے دوا علاج میں فراہمی ادویات اور نقد امداد کے بطور -/۷۱۹۰۳۸ روپے خرچ کیے گئے۔

اس وقت حلقہ گجرات میں سات طبی مراکز قائم ہیں۔ ان سے تشخیص امراض اور فراہمیِ ادویہ کی صورت میں پچپن ہزار نو سو نو مریضوں نے استفادہ کیا، جس پر -/۲،۰۰،۰۴۵ روپے

صرف ہوئے۔ تین میڈیکل کیمپ حلقے کے مختلف مقامات پر لگائے گئے، جن میں تشخیص امراض اور فراہمی ادویہ پر -/۳،۶۶،۴۴ روپے صرف ہوئے، جس سے سولہ ہزار آٹھ سو تیرہ مریضوں نے استفادہ کیا۔

اس وقت حلقے میں دو موبائل ڈسپنسریاں مصروف خدمت ہیں۔ ان دو برسوں میں دو لاکھ اٹھاسی ہزار افراد نے ان موبائل ڈسپنسریوں سے استفادہ کیا۔ تین لاکھ ستانوے ہزار آٹھ سو اٹھاون مریضوں کے علاج پر -/۹،۵۵،۲۷۷ روپے صرف کیے۔ پینے کے پانی کی فراہمی کے لیے ڈیڑھ ہزار افراد کو سہولت فراہم کی گئی جس پر -/۱۸۰۹ روپے صرف ہوئے۔

حلقے میں تین مقامات پر بلاسودی قرض سوسائٹیاں قائم ہیں، جہاں سے آسان قسطوں پر چھوٹی پونجی والے افراد کو بلاسودی قرضے فراہم کیے گئے۔ ان تینوں سوسائٹیوں سے نوے افراد نے استفادہ کیا اور انھیں -/۵۷۵۰۰۰ روپے کے قرضے فراہم کیے گئے۔ ایک سو چودہ بے روزگاروں کو روزگار فراہمی میں -/۵۶۹۴۱ روپے کی مدد کی گئی۔ دو ہزار چار سو چوراسی مستحقین کے درمیان فوڈ پیکٹ، غلہ اور نقد امداد تقسیم کی گئی جس پر -/۴۰۰۸۶۹ روپے صرف ہوئے۔

حلقہ آندھرا پردیش، اڑیسہ

آندھرا پردیش کے پچاس سے زائد مقامات پر شعبۂ خدمت خلق کے مراکز قائم ہیں، جن کے ذریعے سالانہ تیس ہزار سے زائد مریضوں، معذوروں، یتیموں، بیواؤں اور مسافروں کے درمیان ۲۰ لاکھ روپیوں کی امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ ۴۰ مقامات پر صدقہ فطر کی اجتماعی وصولی اور تقسیم کا نظم کیا جاتا ہے۔ تین مقامات پر سلائی سنٹرس قائم ہیں، جن میں خواتین کو خیاطی (Tailoring) کی تربیت دی جاتی ہے۔

خدمت خلق

خدمت خلق کے ان کاموں کے علاوہ فقر و فاقہ، مرض و جہالت اور افلاس و پس ماندگی دور کرنے اور بلا لحاظ مذہب و ملت مظلوموں، حاجت مندوں اور مصیبت زدوں کو امداد پہنچانے کی طرف جماعت کی جملہ اکائیاں خصوصی توجہ دیتی ہیں۔ وابستگان جماعت حسب توفیق اپنی جیب سے انفرادی طور پر خرچ کرتے رہے اور حسب حال اجتماعی طور سے غلّہ، کپڑا، دوائیں اور دوسری ضروری اشیاء کے علاوہ ان مدّات پر کثیر رقومات صرف کی گئیں۔ ہماری کارکردگی سے حسن ظن رکھنے والے اور ہماری مخالفت کرنے والے لوگوں تک نے اس ضمن میں مالی تعاون کیا اور عملی طور سے بھی ہاتھ بٹایا۔ تعاون کرنے والوں میں اکثریت تو مسلمان بھائیوں ہی پر مشتمل تھی، لیکن ایک خاصی قابل لحاظ تعداد غیر مسلم بھائیوں کی بھی رہی ہے جن کا ہمیں ہر طرح کا تعاون حاصل رہا ہے۔ طوفان اور سیلابوں سے گزشتہ عرصے میں زبردست جانی و مالی نقصانات ہوئے، ہزاروں لاکھوں لوگ بے گھر ہو گئے۔ بعض علاقے تو کئی کئی بار سیلاب اور طوفان کی لپیٹ

میں آئے۔ ان تمام مواقع پر جماعت نے امکان بھر ریلیف پہنچانے کی کوشش کی اور کپڑوں، دواؤں وغیرہ کے علاوہ لاکھوں روپے صرف کیے۔ آئے دن کی عام ضرورتوں میں بیت المالوں وغیرہ سے مستحقین کی جو مالی امداد کی جاتی رہی، اس پر لاکھوں روپیہ اور نادار طلباء و طالبات کے وظائف وغیرہ پر ہزاروں روپیہ صرف ہوئے۔

بلاسودی قرض اسکیم کے ادارے

حلقے میں اٹھائیس غیر سودی ادارے قائم ہیں۔ ان اداروں کے ذریعے سالانہ ایک کروڑ روپے سے زائد بلاسودی قرضہ جات دیے جاتے ہیں۔ شہر کریم نگر میں قائم ایک بلاسودی منی بنک کے کھاتہ داروں (Account Holders) کی تعداد دو ہزار سے زائد ہے، جن میں ۲۵۰ غیر مسلم برادران وطن بھی شامل ہیں۔ اس بنک کے ذریعے سالانہ ۳۵ لاکھ روپے کے بلاسودی قرض جاری کیے جاتے ہیں جب کہ اس کا Turn Over سالانہ ایک کروڑ روپے سے زائد ہے۔

سیلاب شہر حیدرآباد

ماہ ستمبر ۲۰۰۰ کے دوران شہر حیدرآباد اور ریاست کے بعض اضلاع میں شدید بارش کی وجہ سے تباہ کاریوں کے بعد متاثرہ آٹھ سو خاندانوں میں -/۱۰۱۷، ۲۱، ۲ روپے نقد، غذائی اجناس، اشیاء ضروریہ اور کپڑے تقسیم کیے گئے۔

سمندری طوفان ۱۹۷۷

آندھرا پردیش کے ۲۵ میں سے ۹ اضلاع خلیج بنگال کے ساحل پر واقع ہیں، جس کی وجہ سے سمندری طوفان کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ ۱۹۷۷ میں آئے سمندری طوفان نے پورے ساحلی علاقے کو تباہی سے دوچار کردیا۔ اضلاع نیلور، گنٹور اور کرشنا بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ اس وقت کے امیر حلقہ مولانا عبدالعزیز نے فوری طور پر متاثرہ علاقہ کا دورہ کیا اور بڑے پیمانے پر امدادی کاموں کا فیصلہ کیا گیا۔ پوری ریاست سے سینکڑوں والنٹیرس طوفان زدہ علاقے میں پہنچ کر راحت اور بچاؤ کے کام میں مصروف ہوگئے۔ گنٹور اور کرشنا میں دو ریلیف سنٹرس قائم کرکے وہاں سے غذا، کپڑے، چادریں، ادویہ اور دیگر ضروری سامان متاثرہ علاقوں میں پہنچائے گئے۔ مختلف

مقامات پر پھنسے ہوئے زندہ انسانوں کو نکال کر ریلیف کیمپوں میں پہنچایا گیا اور لاشوں کی تکفین و تدفین کی گئی۔ اس ریلیف ورک میں زائد از ۸ لاکھ روپے جمع کر کے خرچ کیے گئے۔

سمندری طوفان ۱۹۷۹

آندھرا پردیش کے عوام ۱۹۷۷ کے طوفان سے ابھی سنبھلنے بھی نہ پائے تھے کہ دو سال بعد پھر ایک مرتبہ مہیب و خوفناک طوفان کی لپیٹ میں آگئے۔ یہ طوفان بعض پہلوؤں سے ۱۹۷۷ء کے طوفان سے بھی زیادہ تباہ کن ثابت ہوا۔ آندھرا پردیش کی جنوبی ساحلی پٹی سے لے کر اضلاع گنٹور و کرشنا کے ساحلی علاقوں کے ساتھ ساتھ محبوب نگر اور کرنول کے مختلف مقامات بھی متاثر ہوئے، یہ طوفان شرقاً وغرباً ۲۰۰ میل کی چوڑی ساحلی پٹی کے ساتھ ہزاروں میل کے رقبہ پر پھیل گیا تھا۔ بڑی بڑی فیکٹریاں، گودام اور مضبوط عمارتیں بری طرح مسمار ہو گئیں۔ آٹھ تا دس لاکھ افراد بے گھر ہو گئے، سینکڑوں انسانی جانیں تلف ہوئیں اور لاکھوں مویشی ہلاک ہو گئے۔ مرکز جماعت سے شعبہ نشر و اشاعت کے انچارج جناب انتظار نعیم نے متاثرہ علاقوں کا فوری طور پر دورہ کر کے نقصانات کا جائزہ لیا۔ جماعت اسلامی آندھرا پردیش نے اضلاع نیلور و پرکاشم میں دو امدادی مراکز قائم کیے۔ سینکڑوں کارکن سروے و بچاؤ کے کام میں مصروف رہے۔ اضلاع کے حکام سے ربط پیدا کر کے طوفان میں پھنسے ہوئے مصیبت زدگان کو بچانے کا کام انجام دیا گیا اور ضرورت مندوں کی اہم اور فوری ضروریات کی تکمیل کے لیے حکام کو متوجہ کیا گیا۔ بے گھر لوگوں کے لیے رہائشی پلاٹوں کے الاٹ منٹ میں تعاون کیا گیا۔ ضرورت مندوں کے لیے غذائی اجناس، لباس، اور پینے کے صاف پانی اور ضروریات زندگی کی فراہمی کا نظم کیا گیا۔ تباہ شدہ مکانات اور جھونپڑیوں کی تعمیر کے لیے سامان فراہم کیا گیا۔ اس پورے امدادی کام میں ۱۵ لاکھ روپے صرف کیے گئے جو مختلف مقامات پر جماعت کے کارکنوں نے اکٹھا کیے تھے۔

اڑیسہ سائیکلون ۱۹۹۹

ماہ نومبر ۱۹۹۹ میں ریاست اڑیسہ کا ساحلی علاقہ ایک مہیب بھیانک سمندری طوفان کی زد میں آگیا۔ ۲۶۰ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی ہواؤں اور سمندری لہروں نے پردیپ

سے بھونیشور تک ۱۵۰ کلومیٹر کے علاقے میں بڑی زبردست تباہی پھیلائی۔ ۱۰ر ہزار سے زائد انسان ہلاک اور لاکھوں بے خانماں ہوکر غذا اور ضروری اشیاء کے لیے محتاج ہو گئے، بجلی اور پانی کی سپلائی منقطع ہوگئی، مواصلاتی نظام تباہ ہوگیا، اشیائے خوردنی کی قلت نے لوگوں کو شدید مسائل سے دوچار کردیا۔ جماعت نے مصیبت زدہ انسانوں کے لیے امدادی کام کا فیصلہ کیا اور ''اُڑیسہ سائیکلون ریلیف ورک'' کے نام سے ایک شعبہ قائم کیا۔ امیر حلقہ اور دیگر ارکان شوریٰ پر مشتمل وفد نے متاثرہ علاقے کا دورہ کیا۔ ہنگامی امداد کے طور پر حسب ذیل اشیاء طوفان زدہ علاقے کے متاثرین میں تقسیم کی گئیں:

چاول اور دیگر غذائی اجناس	۱،۷۱،۰۰۰.۰۰	روپے
چادر و کمبل وغیرہ	۳،۵۰،۰۰۰.۰۰	روپے
لباس (۹۹۰۰ جوڑے)	۵،۲۸،۰۰۰.۰۰	روپے
پکوان کے برتن وغیرہ (۲،۲۰۰ عدد)	۹۵،۰۰۰.۰۰	روپے
ایکسپورٹ کوالٹی بکٹس (۲۵ ٹن)	۲۵،۰۰،۰۰۰.۰۰	روپے
کل	۳۶،۴۴،۰۰۰.۰۰	روپے

اس کے علاوہ عید الفطر کے موقعے پر ۱۰۳۶ خاندانوں میں -/۱۲۵،۵۰۰ روپے صدقات فطر تقسیم کیے گئے۔ اڑیسہ سائیکلون ریلیف ورک کے دوسرے مرحلے میں متاثرین کی بازآبادکاری کا کام انجام دیا گیا، جس کے تحت درج ذیل کام انجام پائے:

جہاں طوفان کا خطرہ زیادہ رہتا ہے ایسے ۷ر مقامات پر پناہ گاہیں (Community Halls) تعمیر کیے گئے۔ ۵ مساجد اور ایک مدرسہ تعمیر کیا گیا۔ ۵۰ مکانات تعمیر کیے گئے۔ اس کام میں کل -/۲۴۰۰۰۰۰ روپے صرف ہوئے۔

طبی خدمات

ریاست میں بائیس مقامات پر طبی مراکز قائم ہیں جن کے ذریعہ مفت یا انتہائی کم معاوضے پر مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

مسلم میٹرنٹی وزنانہ جنرل ہاسپٹل

شہر حیدرآباد میں اعلیٰ درجہ کی عصری سہولتوں سے لیس ایک ہاسپٹل اور میٹرنٹی نرسنگ ہوم قائم ہے۔ اس ہاسپٹل میں ۱۰۰ بستروں اور آپریشن تھیٹر کے علاوہ بچوں کی نگہداشت کا ایک عصری یونٹ اور پیتھالوجیکل لیبارٹری موجود ہے۔ اس اسپتال سے ہر سال ۳۶۰۰ مریض (In door Patients) استفادہ کرتے ہیں۔ اسپتال کی ایمبولنس سروس سے سالانہ ۸۰۰ مریض فائدہ اُٹھاتے ہیں جو انتہائی کم معاوضے پر فراہم کی جاتی ہے۔

نرسنگ اسکول

مسلم میٹرنٹی اسپتال کے ساتھ ایک نرسنگ اسکول قائم ہے جہاں اسلامی آداب کے ساتھ نرسنگ کورس سکھانے کا انتظام ہے۔ اٹھارہ مہینے کے اس کورس سے ہر سال چالیس طالبات فارغ ہوتی ہیں۔ حلقے میں دو برسوں (۲۰۰۳-۲۰۰۴) میں درج ذیل رفاہی خدمات انجام دی گئیں:

چھ سو ستر حاجت مندوں کی اعانت کی گئی جس پر -/ ۱۱۳۶۳۵ روپے صرف ہوئے۔

پانچ سو چوالیس بیواؤں کو ماہانہ وظیفے جاری کیے گئے، جن پر -/ ۴۸۹۲۴ روپے خرچ ہوئے۔ ایک سو چھ یتیموں کو -/ ۳۴۷۰۲ روپے بہ طور امداد دیے گئے۔ چار سو اکیاسی غریب اور نادار لڑکیوں کے نکاح میں -/ ۱۱۴۴۲۴۰ روپے کی مدد کی گئی۔ چار ہزار تین سو اڑتالیس ضرورت مند اور مستحق طلبہ کو ان کی مختلف تعلیمی ضروریات میں -/ ۱۱۲۰۹۲۰ روپے بہ طور امداد دیے گئے۔ ایک سو چوّن ضرورت مند طلبہ کو -/ ۲۰۳۶۰۰ روپے اسکالرشپ کی شکل میں دیے گئے۔ دو ہزار سات سو اٹھاسی غریبوں اور مسکینوں میں -/ ۳۵۲۵۹۷ روپے صدقہ فطر تقسیم کیا گیا۔ پانچ سو اکیاسی مستحقین اور ضرورت مندوں کو ان کی مختلف ضروریات میں -/ ۴۳۰۱۵ کی مدد کی گئی۔

شہر حیدرآباد میں جو اسپتال جماعت کی زیر نگرانی کام کررہا ہے، اس میں جنرل وارڈ کے علاوہ زچہ بچہ (میٹرنٹی ہوم) بھی اور زنانہ طبی اسٹاف کے ذریعہ زچگی کی سروس عمل میں لائی جاتی ہے اور بڑی تعداد میں مسلم وغیر مسلم خواتین اس سہولت سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ حلقے میں مختلف

مقامات پر وقفے وقفے سے طبی کیمپ لگائے گئے، جس کی خدمات سے چار ہزار نو سو چھیاسی مرد و خواتین اور بچوں نے استفادہ کیا۔ کیمپ کے اخراجات پر -/۲۶۰۲۸۹ روپے صرف ہوئے۔ اس کے علاوہ تقریباً ڈیڑھ ہزار غریب مریضوں کے دوا علاج پر ان دو سالوں کے دوران -/۳۰۴۵۸۱ روپے خرچ کیے گئے۔ متعدد محلوں اور بستیوں میں خدمت خلق کے ہفتے منائے گئے، جن سے چار سو ننانوے افراد نے استفادہ کیا۔ اس مد میں -/۷۷۵۲۵ روپے صرف ہوئے۔ مختلف نوعیت کی رفاہی خدمات پر -/۴۸۹۲۵ روپے کا صرفہ آیا۔ شہر حیدرآباد اور حلقے کے دوسرے مقامات پر جا بجا کم زور طبقہ کی مالی اعانت کرنے کے لیے بلا سودی قرض کے ادارے قائم ہیں جو بلا اجرت یہ خدمت انجام دیتے ہیں اور قرض کی واپسی پر ادارے میں جمع کی ہوئی مکفول امانتیں واپس کرتے ہیں۔ اس دو سال کے عرصے میں چھے سو چوہتر افراد نے ان اداروں سے استفادہ کیا اور انھیں -/۱۱۰۲۶۸۵۰ روپے کے غیر سودی قرضے فراہم کیے گئے۔ مفلوک الحال اور ضرورت مند افراد کے مکانات اور خستہ حال مدارس و مساجد کی تعمیر مرمت پر -/۲۶۹۶۰۰ روپے خرچ کیے گئے اور اس سے پندرہ ہزار چونتیس افراد نے استفادہ کیا۔ سلائی کڑھائی سنٹرس پر -/۲۷۶۸۰ روپے صرف کیے گئے۔ آٹھ ہزار اٹھانوے بے روزگاروں کو روزگار فراہم کیا گیا، جس پر -/۳۲۰۰۰ روپے صرف ہوئے۔ ارضی و سماوی آفات کے پانچ متاثرین کی امداد کی گئی جس پر -/۲۰۵۷۸ روپے صرف ہوئے۔ سیلاب زدگان کی راحت رسانی پر -/۲۲۴۵ روپے صرف کیے گئے۔ قحط زدگان کو -/۱۶۳۸۴ روپے کی مدد کی گئی۔ آتش زنی سے متاثر دو افراد کو -/۱۰۰۰ روپے کی راحت دی گئی۔

عازمین حج کی رہ نمائی و خدمت کے پروگرام سے ترانوے حجاج نے استفادہ کیا، جس پر -/۷۷۵۵ روپے خرچ کیے گئے۔ دوسرے اداروں کے اشتراک و تعاون سے دو سو اٹھاون افراد نے استفادہ کیا، جس پر -/۲۳۴۸۰۰ روپے خرچ ہوئے۔ دوسرے حلقوں میں قدرتی آفات سے متاثرین کی امداد پر -/۲۷۴۰۰ روپے خرچ ہوئے۔

اس طرح ان دو برسوں کے دوران حلقہ آندھرا پردیش و اڑیسہ کے چالیس ہزار سات سو اکہتر افراد نے جماعت کی مختلف خدمات سے استفادہ کیا، جس پر -/۱۵۵۲۹۷۶۴ روپے صرف کیے گئے۔

حلقہ کرناٹک، گوا

خدمت خلق

حلقے میں ۴۵ مقامات پر خدمت خلق کے شعبے قائم ہیں، جن کے ذریعے ہر سال ۱۴۰ مستحق طلباء میں -/۱،۲۵،۰۰۰ روپے کے وظائف جاری کیے جاتے ہیں۔ تعلیمی امداد کے طور پر ضرورت مند طلباء میں -/۲،۰۰،۰۰۰ روپے کی امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ معذوروں، مسافروں، مریضوں اور مستحق افراد میں سالانہ -/۱۲،۰۰،۰۰۰ روپے کی امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ غریب لڑکیوں کی شادی کے لیے -/۱،۵۰،۰۰۰ روپے اور مکانات، جھونپڑیوں کی مرمت و تعمیر کے لیے -/۵۰،۰۰۰ روپے سالانہ خرچ کیے جاتے ہیں۔ ۱۰۰ سے زائد بیواؤں میں سالانہ -/۲۵،۰۰۰ روپے کے وظیفے جاری کیے جاتے ہیں۔ اس طرح حلقے میں موجود شعبہ ہائے خدمت خلق کے ذریعے سالانہ -/۱۷،۵۰،۰۰۰ روپے کی امداد مختلف مدوں سے کی جاتی ہے۔ ہر سال عید الفطر کے موقع پر تقریباً ۵ لاکھ روپے صدقات فطر کی مد میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔

بلاسودی قرض کے ادارے

۹ مقامات پر بلاسودی قرض سوسائٹیاں ہیں۔ سالانہ ۲ لاکھ روپے کا قرض جاری کیا جاتا ہے۔

تعلیمی وظائف

حلقے کی سطح پر تقریباً ۲۰۰ ذہین طلباء و طالبات کو ماہانہ وظائف دیے جاتے ہیں۔

۲۰۰۳ - ۲۰۰۴ میں رفاہی خدمات

دو برسوں (۲۰۰۳-۲۰۰۴) کے دوران مختلف نوعیت کی رفاہی خدمات انجام دی گئیں۔

دو ہزار دو سو بائیس ضرورت مند افراد کو یک مشت امدادی رقوم دی گئیں، جس کی میزان -/۳۷۳۲۹۶ روپے ہے۔ چھے سو باسٹھ بیواؤں کو ماہانہ وظائف کی صورت میں -/۸۳۹۷۰ روپے دیے گئے، آٹھ سو ستانوے ضرورت مندوں کو ماہانہ وظائف کی شکل میں

۱،۹۰،۱۴۳/- روپے دیے گئے، چھے سو اکتالیس یتیموں کی وقتی امداد کی گئی، جس پر ۳۵۷۵۶/- روپے صرف ہوئے۔ دو سو چونسٹھ غریب و نادار لڑکیوں کے نکاح میں مقامی بیت المالوں کے ذریعے ۲،۵۴،۴۰۸/- روپے کی مدد کی گئی۔ پانچ سو چھیانوے مستحق طلبہ کو ۳،۳۳،۲۹۵/- روپے کی یک مشت امداد دی گئی اور ضروری تعلیمی سامان فراہم کیا گیا۔ ایک ہزار سات سو سترہ نادار طلبہ کو ۱،۰۰،۰۸۵/- روپے تعلیمی وظائف، اسکالرشپ کی صورت میں ماہ بہ ماہ دیے گئے۔ تینتیس مقامات پر صدقہ فطر کے جمع و تقسیم کا اجتماعی نظم کیا گیا، اٹھارہ ہزار آٹھ سو پچھتر غریب و نادار مسلمانوں پر ۵۴۶۲۷۹/- روپے تقسیم کیے گئے۔ معاشی اعتبار سے کم زور پانچ سو ستر افراد کو کاروبار کرنے کے لیے ۷،۹۶،۵۰۷/- روپے کی امداد کی گئی۔ آٹھ سو بہتر مریضوں کو ۴،۲۰،۶۱۷/- روپے کی طبی امداد فراہم کی گئی۔ حلقے میں چار مقامات پر قائم طبی مراکز، میں آٹھ ہزار نو سو ساٹھ مریضوں کا علاج کیا گیا۔ آٹھ طبی کیمپ لگائے گئے، جن میں مختلف قسم کے معائنے اور آپریشن کیے گئے۔ ان کیمپوں کی طبی سہولتوں سے ایک ہزار سات سو تراسی افراد نے استفادہ کیا، جس پر ۴،۹،۹۶۵/- روپے کا صرفہ آیا۔ مختلف محلوں اور بستیوں میں ہفتہ جات منا کر خدمت خلق کے مختلف کام انجام دیے گئے اور اس سلسلے میں باقاعدہ بارہ کیمپ لگائے گئے، جن سے سات سو بہتر افراد نے استفادہ کیا۔ حلقے کے سات مقامات پر بلاسودی قرض سوسائٹیوں کے ذریعے دس ہزار نو سو اٹھہتر ضرورت مندوں کو بلاسودی قرض فراہم کیا گیا، جن میں ایک ہزار دو سو ساٹھ غیر مسلم بھائی شامل ہیں۔ گزشتہ دو سالوں کے دوران ۷،۹۲،۴۲،۲۸۱/- روپے کا قرض دیا گیا۔ غرباء و مساکین کے مکانات، مساجد اور مدارس کی مرمت پر ۴،۷،۵۲۰/- روپے صرف کیے گئے۔ ایسی تعمیرات کی تعداد اڑتیس تک پہنچتی ہے۔

حلقے میں ایک سلائی کڑھائی سنٹر قائم ہے، جس سے بیس افراد نے ٹریننگ حاصل کی۔ عازمین حج کی رہ نمائی کے لیے کیمپس منعقد کیے گئے، جن میں تیس مرد اور چار خواتین ارکان اور کارکنوں نے حصہ لیا۔ ان کیمپوں کی خدمات سے ایک ہزار پانچ سو چون عازمین حج مستفید ہوئے۔

ملک کے دوسرے حصوں میں پیش آنے والی ارضی و سماوی آفات میں بھی مصیبت زدگان کی امداد میں بھی حصہ لیا۔ گجرات کے تباہ کن زلزلے اور فسادات میں جماعت اسلامی حلقہ گجرات کو ۱،۲۵،۰۰،۰۰۰/- روپے بہ طور ریلیف بھیجے۔ اس طرح حلقے نے بندگان خدا کی راحت رسانی پر ۹،۵۸،۷۴،۲۶۵/- روپے صرف کیے۔

حلقہ ٹمل ناڈو، پانڈیچری

خدمت خلق

دو سال تک ایک متاثرہ علاقے میں ایک میڈیکل سنٹر چلایا گیا۔ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ ایک لاکھ کی لاگت سے ۶۰۰ جھونپڑیاں تعمیر کی گئیں اور کئی خاندانوں میں نقد رقم بھی تقسیم کی گئی۔

سیلاب

۱۹۷۹، ۱۹۸۳ء میں ریاست کے مختلف مقامات زبردست سیلاب سے متاثر ہوئے۔ جن میں کونور (ضلع نیلگری)، کوکل وتوہری (ضلع نیلگری) وانم باڑی (ضلع شمالی آرکاٹ) اور مدورائی بھی شامل ہیں۔ سیلاب کی وجہ سے ان علاقوں کے سینکڑوں خاندان متاثر ہوئے، کئی لوگ بے گھر ہوئے۔ متاثرین کو کپڑے، برتن اور دیگر ضروریات زندگی کی اشیاء فراہم کی گئیں۔ ۲۰ دیہاتوں کے کئی خاندانوں کے لیے جھونپڑیاں بنائی گئیں۔ وانم باڑی شہر کے قریب پہاڑی کے اوپر ''رحمت نگر'' کے نام سے بستی بسائی گئی۔

آفات ارضی وسماوی کے مواقع پر امدادی کام

بحری طوفان (Cyclone) ۱۹۷۷ کے دوران ٹمل ناڈو کے اضلاع ترچی وتنجاور میں شدید قسم کا بحری طوفان آیا جس نے مذکورہ بالا اضلاع کے کئی مقامات کو بری طرح متاثر کیا۔ سینکڑوں خاندان بے گھر اور بنیادی ضرورتوں سے محتاج ہو گئے۔ اس موقعے پر جماعت اسلامی

ہند نے سینکڑوں خاندانوں میں اشیائے خوردنی کے علاوہ چادریں، کمبل اور برتن وغیرہ تقسیم کیے۔ اور شعبۂ خدمت خلق ٹمل ناڈو نے پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لیے ایک ٹینک تعمیر کرایا۔

آتش زنی

۱۹۸۳، ۱۹۸۵، ۱۹۸۷، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، اور ۱۹۹۴، کے دوران وانم باڑی، ترچی مور مارکٹ (مدراس) بیمانگر (ترچی) اور نیلم بادشاہ درگاہ (مدراس) کے علاقوں میں آتش زنی کے متعدد واقعات پیش آئے۔ کہیں مکانات تو کہیں کاروباری ادارے متاثر ہوئے۔ ان مواقع پر زخمیوں کو طبی امداد فراہم کی گئی۔ جلے ہوئے مکانات اور دکانوں کی تعمیر و مرمت کے لیے رقم فراہم کی گئی۔ ضرورت مندوں کو نقد رقم، لباس، برتن اور دیگر ضروریات زندگی فراہم کی گئیں۔

طبی خدمات

''اسلامک فاونڈیشن'' کے تحت ''ہیلتھ کیر سروس انڈیا'' کے نام سے موبائل کلینک چلایا جاتا ہے۔ اس کے ذریعہ شہر مدورائی اور قریب کے علاقوں میں سینکڑوں مریضوں کی تشخیص اور علاج کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک ہومیو پیتھک کلینک شہر وانم باڑی میں موجود ہے۔

۲۰۰۳-۲۰۰۴ میں رفاہی خدمات

دو سالوں (۲۰۰۳ تا ۲۰۰۴) کے دوران رفاہی خدمات کے ذیل میں بندگان خدا کی درج ذیل خدمات انجام دی گئیں:

سو حاجت مندوں کی -/۲۰۰۰ ۷ روپے سے مدد کی گئی۔ بیت المال اور دوسرے اداروں کی سرپرستی (Sponsorship) کے ذریعے پچاسی بیواؤں کو -/۸،۲۵۰ روپے ماہانہ کے حساب سے -/۹۸،۰۰۰، ۱ روپے ماہانہ وظیفے دیے گئے۔ دس یتیموں کی -/۵،۰۰۰ روپے سے مدد کی گئی۔ حاجت مند والدین کی درخواستوں پر بیس غریب لڑکیوں کے نکاح میں -/۳،۰۰،۰۰ روپے بہ طور امداد دیے گئے۔ تئیس ضرورت مند طلبہ کو تعلیمی ضروریات کے لیے -/۵،۱۰،۰۰۰ روپے بہ طور اعانت دیے گئے، جن میں سے پندرہ ہائی اسکول کے طلبہ تھے اور آٹھ کالج میں زیر تعلیم تھے۔ اسی طرح تین سو طلبہ کو دوسرے اداروں کی اسپانسر شپ کے ذریعہ -/۱۵۰۰۰۰ روپے اسکالرشپ دلوائے گئے۔ مستحقین اور نادار لوگوں میں -/۲،۷۰،۰۰،۰۰۰ روپے صدقہ فطر تقسیم کیا

گیا، قربانی کا گوشت بھی تقسیم کیا گیا۔ چار سو ضرورت مند خاندانوں میں -/۰۰۰،۲۰ روپے قیمت کے چاول تقسیم کیے گئے۔ پچیس ضرورت مند افراد کی طبی ضروریات پر -/۲۵۰،۶ روپے صرف کیے گئے۔ ان لوگوں کو ان کی درخواست پر نظر کے چشمے فراہم کیے گئے۔ دو سو باون مریضوں کی عیادت کی گئی اور انھیں تحفے تحائف دیے گئے، جس پر -/۰۴۰،۵ روپے صرف ہوئے۔ دو میڈیکل سنٹر حلقے میں قائم ہیں جو Primary Clinic کے طور پر خلق خدا کو راحت پہنچانے میں سرگرم ہیں جن پر -/۰۰۰،۶۰،۱ روپے صرف ہوئے۔

دو سالوں کے دوران حلقہ ٹمل ناڈو میں جلد کی نگہداشت (Skin Care)، دل کی نگہداشت (Cardial Care) اور دانتوں کی نگہداشت (Dental Care) کے لیے تین میڈیکل کیمپ لگائے گئے جس سے نو سو تیس مریضوں نے استفادہ کیا۔ گشتی وین کے ذریعہ مختلف گاؤں، دیہاتوں میں ہر ہفتے چھ دن کے کیمپ لگائے گئے اور یومیہ آدھا دن مفت دوا علاج کا سلسلہ جاری رہا، جس سے اٹھائیس ہزار آٹھ سو بندگان خدا نے استفادہ کیا اور اس پر -/۰۰۰،۸،۴۰ روپے صرف ہوئے۔ خواتین کی فلاح و بہبود اور انھیں برسر روزگار کرنے کے لیے اسکرین پرنٹنگ کی ٹریننگ دی گئی جس سے چوبیس خواتین نے استفادہ کیا۔ حلقے کے مختلف شہروں میں چھے بلاسودی سوسائٹیوں کے ذریعے ضرورت مند افراد کو -/۰۰،۰۰۰،۱۸ روپے کے غیر سودی قرضے فراہم کیے گئے۔ تین شہروں میں ایک ایک مسجد تعمیر کی گئی، جن پر -/۰۰،۰۰۰،۳۸ روپے صرف ہوئے اور یہ رقم مسلم عوام سے جمع کر کے صرف کی گئی۔ حلقے میں خواتین کے لیے ایک ٹیلرنگ سنٹر قائم ہے، جس سے خاصی تعداد میں خواتین مستفید ہوئیں اور انھوں نے سلائی کی ٹریننگ حاصل کی۔ اس سنٹر پر -/۱۲۰۰۰۰ روپے صرف ہوئے۔

ٹمل ناڈو کے ساحلی علاقوں میں ۲۶ر دسمبر کو آنے والے قیامت خیز سمندری زلزلے سے دو ہزار متاثر افراد میں -/۰۰،۰۰۰،۵ روپے کا ریلیف ورک کیا گیا۔ عازمین حج کی تربیت اور رہ نمائی کے لیے چار تربیتی کیمپ لگائے گئے، جس سے خاصی تعداد میں عازمین حج مستفید ہوئے۔ اس مد میں -/۲۰۰۰ روپے صرف ہوئے۔ دوسرے اداروں کی اسپانسر شپ پر دیگر دو تنظیمی حلقوں کو قربانی کے لیے پچھتر ہزار روپے بھیجے گئے۔ اس طرح ایک محتاط اندازے کے مطابق ان دو سالہ خدمات سے تین ہزار نو سو تینتیس افراد مستفید ہوئے۔ جن پر -/۱۰۵۶۱۲۹۰ روپے صرف ہوئے۔

حلقہ کیرلا، انڈمان

آئیڈیل ریلیف وِنگ (Ideal Relief Wing)

آئیڈیل ریلیف وِنگ کا قیام جماعت اسلامی ہند حلقہ کیرلا کا ایک اہم کارنامہ ہے۔ خدمت خلق اور سماجی خدمات سے دل چسپی رکھنے والے ۳۰۰ مرد اور ۱۵۰ خواتین اس سے بحیثیت ممبر وابستہ ہیں۔ انہیں مختلف قسم کے ناگہانی حالات پر قابو پانے آگ بجھانے، خیمے نصب کرنے، کشتی چلانے، تیرنے، درختوں پر چڑھنے، ابتدائی طبی امداد بہم پہنچانے اور بچاؤ اور راحت رسانی کے مختلف کاموں کی تربیت دی جاتی ہے۔ اس جانب سے گزشتہ دو برس میں ۳۶ گھروں، ۷ اسڑکوں، ۶ کنوؤں اور پینے کے پانی کے پائپ لائنوں کی تعمیر وتنصیب کا کام انجام دیا گیا۔ اس ونگ نے کیرلا کے علاوہ ملک کی دوسری ریاستوں میں برپا ہونے والی آفاتِ ارضی و سماوی کے موقعے بھی نہایت سرگرم رول ادا کیا ہے۔ اڑیسہ کے طوفان اور گجرات کے زلزلے کے موقعے پر اس وِنگ کی جانب سے راحت رسانی کا کام شان دار طریقے سے انجام پایا۔

ہاؤسنگ پروجیکٹ

اس ادارے کے تحت ایسے افراد کو مکان فراہم کیا جاتا ہے، جو اپنی بنیادی ضرورت کی تکمیل نہیں کر پاتے۔ جماعت نے ضرورت مندوں کی ضرورت کے مطابق -/۱۰،۰۰۰ روپے اور -/۲۵،۰۰۰، روپے کی لاگت کے مکانات تعمیر کر کے ضرورت مند افراد کو فراہم کیے۔ پچھلے چند سالوں میں ریاست کے مختلف حصوں میں ۸۰ مکانات تعمیر کیے گئے۔ ان کے علاوہ ملاپورم، کوزی کوڈ اور تروانت پورم میں جماعت کی نگرانی میں ہاؤسنگ کالونیوں کی تعمیر بھی ہوئی ہے۔

عوامی کنویں

پانی انسانوں کی ایک اہم ضرورت ہے۔ جماعت نے اس ضرورت کی تکمیل کے لیے مختلف مقامات پر ۵۰ سے زائد کنویں کھدوائے۔ بعض کنویں معمولی ہیں اور بعض میں انجن بھی لگوایا گیا ہے۔ ان سے لوگ بلالحاظ مذہب وملت استفادہ کرتے ہیں۔

یتیم خانے

کیرلا المجلس التعلیمی الاسلامی کے زیر اہتمام یتیموں کی خبر گیری اور ان کی تربیت و تعلیم کے لیے پوری ریاست میں ۶ یتیم خانے قائم ہیں، ان میں بچوں کو ہر طرح کی سہولت فراہم کی جاتی ہے تاکہ ان میں کسی بھی قسم کا احساس کمتری پیدا نہ ہونے پائے۔ آنکھوں اور کانوں سے معذور بچوں کے لیے بھی ایک اسکول قائم ہے۔

حجاج کرام کی خدمت

دوسال قبل تک ریاست کیرلا سے حج کے لیے پروازیں میسر نہیں تھیں، جماعت کے ذریعے ہر سال سینکڑوں عازمین حج براہ مدراس سفر حج کے لیے روانہ ہوتے تھے۔ مدراس میں ان کے قیام اور دیگر سہولتوں کی فراہمی میں جماعت کے کارکن تعاون کرتے رہے ہیں۔

کیرلا حج گروپ

اس ادارے کے تحت جماعت کی نگرانی میں ہر سال ۴۰۰ سے زائد افراد کے فریضۂ حج کی ادائی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے عازمین حج کو مادی وروحانی دونوں قسم کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ ان تمام کاموں کے علاوہ جماعت کے زیر اہتمام تعلیمی وظائف، اجتماعی شادیوں کا نظم، ہاسٹلز کا قیام، غریبوں معذوروں اور مفلوک الحال افراد کی دیکھ بھال بھی کی جاتی ہے۔ ان کاموں پر سالانہ ایک کروڑ سے زائد رقم خرچ کی جاتی ہے۔

بلاسودی قرض اسکیم

حلقہ کیرلا میں غیر سودی قرض اسکیم کی سوسائٹیاں منظم انداز میں سرگرم عمل ہیں۔ دوسو

سے زائد بلا سودی قرض ادارے ریاست میں قائم ہیں، جو مرکزی سطح پر Interest free Stablishment Co - Ordination Committee سے ملحق ہیں۔ ان اداروں کے ذریعے سالانہ ساٹھ لاکھ روپے کے غیر سودی قرض ضرورت مند افراد کو فراہم کیے جاتے ہیں۔

طبی خدمات

شانتی ہاسپٹل (اوما شیری) انتہائی عصری (Multi-Speciality) اسپتال ہے جو اوما شیری اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ کے تحت قائم ہے۔ اس اسپتال میں ۲۵۰ بستروں کے علاوہ تمام عصری سہولتوں سے آراستہ ۶ آپریشن تھیٹرس موجود ہیں۔ یہ دواخانہ ضلع کالی کٹ میں خواتین کے ماہرانہ اور سستے علاج کے لیے مشہور ہے۔ دواخانے سے ملحق حکومت کیرالا سے منظور شدہ نرسنگ اسکول بھی قائم ہے۔

انصار ہاسپٹل (پیرم پلاؤ)

یہ دواخانہ انصار چیریٹیبل ٹرسٹ کی نگرانی میں چلایا جاتا ہے، جس کے تحت متعدد تعلیمی و خدماتی ادارے قائم ہیں۔ یہاں ۱۸۰ بستروں کی سہولت کے ساتھ سرجری، امراض نسواں، امراض اطفال، ENT، ریڈیالوجی اور اعصابی امراض (Neorology) کے شعبے ماہر ڈاکٹروں کی نگرانی میں کام کرتے ہیں۔ اسی دواخانے سے ملحق نفسیاتی علاج کا دواخانہ بھی قائم ہے، جس کا نام ''انصار انسٹی ٹیوٹ آف سائیکالوجیکل میڈسن اینڈ ری ہیبلٹیشن (AIPMAR) ہے۔

ہدیٰ ٹرسٹ ہاسپٹل (ہری پاڈ)

یہ ۶۰ بستروں والا دواخانہ جو تین منزلہ عمارت میں قائم ہے، ۱۰ ماہر ڈاکٹروں اور دوسرے نیم طبی عملے کی نگرانی میں معذوروں، بیواؤں، قریبی مساجد کے ائمہ و موذنین اور اُن کے خاندانوں کے مفت علاج میں مصروف ہے۔ اس کے علاوہ کریسنٹ ہاسپٹل الاتھر ۱۲۰ بستروں کے ساتھ، ایم آئی ٹی ہاسپٹل گوڈ نگا تور جو ۵۰ بستروں پر مشتمل ہے، جماعت کے زیر اہتمام چلائے جاتے ہیں۔ ان دواخانوں کے ذریعے روزانہ ۴۵۰ In door Patient مریض

اور ۱۰۰۰ سے زائد Out door Patient مریض مستفید ہوتے ہیں۔ جماعت اسلامی ہند کیرلا نے ''ایسوسی ایشن آف آئیڈیل میڈیکل سروسس (AIMS) کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے جوان تمام دواخانوں کی کارکردگی پر نظر رکھتا ہے اوران کے درمیان بہترین تال میل کو برقرار رکھنے میں تعاون کرتا ہے۔ اس کے علاوہ "Ethical Medical Forum" کے نام سے جماعت نے مسلم ڈاکٹروں کی ایک انجمن قائم کی ہے تاکہ شعبۂ طب میں اسلامی اقدار کوفروغ دیا جاسکے۔ اس کے تحت ہر ہفتہ دو میڈیکل کیمپ منعقد کیے جاتے ہیں، جہاں ایلو پیتھک اور یونانی طریقے سے علاج کیا جاتا ہے۔

دو برسوں (۲۰۰۳-۲۰۰۴) کے دوران جماعت اسلامی حلقہ کیرلا و انڈمان نے درج ذیل رفاہی خدمات انجام دیں:

ادائے قرض کے لیے نوے مستحق افراد کی -/۳۹۸۴۲۵ روپے سے مدد کی گئی، فراہمی روزگار کے سلسلے میں دس افراد کی مالی مدد کی گئی، جس پر -/۷۳۵۰۰ خرچ ہوئے۔ ایک ذیلی ادارہ بیت الزکوۃ کے ذریعے -/۲۲۸۵۰۰ روپے صرف کیے گئے۔ ان کو برسر روزگار کرنے کے لیے سلائی مشینیں، چھوٹی دکانیں، گاڑیاں اور گائیں فراہم کی گئیں۔

کیرلا میں اس وقت جماعت کی نگرانی میں مختلف شہروں میں سات یتیم خانے چل رہے ہیں، جن میں آٹھ سو چونسٹھ طلبہ وطالبات کی کفالت اور تعلیم وتربیت کا پورا نظم ہے۔ ان میں سے تین سو اسی لڑکیاں اور چار سو اڑتالیس لڑکے ہیں۔ انھیں رہائش کے علاوہ کھانا، کپڑا، علاج، تعلیم اور دوسری تمام سہولتیں مفت مہیا کی جاتی ہیں۔ ان کی تمام ضروریات پر ایک ہزار تا سولہ سو روپے ماہانہ صرفہ آتا ہے۔ اس طرح ان دو سالوں میں ایک انداز کے مطابق ایک لاکھ چھپن ہزار روپے صرف ہوئے۔ ان میں سے بعض ادارے اپنے طلبہ کو اعلیٰ تعلیم کی سہولتیں بھی مہیا کرتے ہیں، ان میں فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم بھی شامل ہے۔ ترشور نامی مقام پر جو یتیم خانہ قائم ہے، اس میں معذور بچے اور بیوائیں پرورش پاتی ہیں۔ سوا دو سو غریب و نادار لڑکیوں کے نکاح میں -/۶۴۶۵۰۰ روپے کی مالی مدد کی گئی۔ سو مستحق طلبہ کو تعلیمی وظائف دیے گئے، جس پر -/۵،۹۸،۷۶۰ روپے صرف ہوئے۔ یہ وظائف پروفیشنل کورسز اور عصری تعلیم سے منسلک طلبہ کو دیے گئے۔

اعلیٰ دینی تعلیم کے اداروں مثلاً ندوۃ العلماء وغیرہ میں زیر تعلیم مستحق طلبہ کو بھی وظائف جاری کر کے دینی تعلیم کے حصول کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اس پر -/۳۶۵۱۶ روپے صرف ہوئے۔

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں غرباء و مساکین میں -/۱۶۶۰ کوئنٹل چاول مقامی جماعتوں کے توسط سے تقسیم کیا گیا، جس سے ۸۳۰۰۰ افراد نے استفادہ کیا۔ یہ چاول صدقہ فطر کی مد سے تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح مقامی جماعتوں کے ذریعے ضرورت مند لوگوں کو تین سو روپے ماہانہ کی در سے چھ ماہ تک غذائی اشیاء تقسیم کی جاتی رہیں۔ اس پروگرام سے ڈیڑھ سو افراد نے استفادہ کیا۔ رمضان المبارک میں مستحقین کے درمیان مقامی جماعتوں کے ذریعے اکیس ہزار ساٹھ افطار کٹس (Iftar Kits) سپلائی کیے گئے۔

کیرلا جماعت کے ذیلی ادارے Alternative Investments & Credits Limited: AICL کے ذریعے اس عرصے میں -/۶۷۵۰۰۰ روپے غیر سودی قرض ضرورت مندوں کو فراہم کیے گئے اور -/۶۲۰۰۰ روپے مستحقین کو بہ طور امداد دیے گئے۔ اس وقت حلقہ کے مختلف اضلاع میں دو سو پچیس بلا سودی فائنانس کے ادارے قائم ہیں، جن کے پاس -/۲۵۰۰۰ سے لے کر -/۳۵۰۰۰۰۰ روپے تک کا سرمایہ ہے، جو عطیات، انفرادی قرضوں اور حصص کی صورت میں ان کے پاس محفوظ ہے۔ اس کا ایک حصہ معاشرے کے ضرورت مند افراد کو مختصر مدت کے لیے اشخاص کی ضمانت یا کسی جائداد کی گارنٹی پر غیر سودی قرضے فراہم کرنے میں صرف کیا جاتا ہے۔ اس کا باقی حصہ بزنس میں لگایا جاتا ہے۔ یہ ادارہ Interest free Establishments Co - Ordination Committee : INFECC کے نام سے حلقے کی جماعت کی نگرانی میں کام کر رہا ہے۔ یہ ادارہ اپنے سے منسلک دیگر اداروں کی رہ نمائی کے لیے ورک شاپ بھی منعقد کرتا ہے۔ ایسے بائیس ورک شاپ اس دوران رہ نمائی اور تربیت کے لیے منعقد کیے گئے۔ جماعت کی نگرانی میں چلنے والے ان سوا دو سو غیر سودی اداروں کا مجموعی سرمایہ -/۲۷۴۱۵۸۸۷ روپے ہے۔ -/۶۳۱۹۹۸۸۹ روپے کاروبار میں لگائے گئے اور پندرہ فیصد نفع ہوا۔

حلقہ کیرلا نے خدمت خلق کے اپنے وسیع تر منصوبوں کو زیر عمل لانے اور انھیں منظّم اور

بہتر طریقے سے انجام دینے کے لیے دو ذیلی ادارے تشکیل دیے ہیں: آئیڈیل ریلیف ونگ (Ideal Relief Wing : IRW)اور سوشل سروس ونگ (Social Service Wing) آئیڈیل ریلیف ونگ، ایک مستقل این جی او(NGO) کے بہ طور کیرلا اور بیرون کیرلا اور عند الضرورت بیرون ملک بھی خدمات انجام دیتا ہے۔ جب کہ 'سوشل سروس ونگ' روزمرہ کے کاموں کو نمٹانے کے لیے تشکیل دیا گیا ہے، جو ایک سکریٹری اور چار ارکان پر مشتمل ہے۔ اس کے تحت غریب و نادار افراد کو قانونی مدد پہنچانے کے لیے ایک لیگل سیل قائم کیا گیا ہے۔ اس کے ذریعہ معذوروں، یتیموں، بیواؤں، ضعیفوں اور درج فہرست ذاتوں اور قبائل کے افراد کو حکومت کے ذمہ داروں اور اہل کاروں سے ان کا واجب قانونی حق اور فوائد دلوانے کے لیے کوشش کی جاتی ہے۔ متعدد سرکاری اور غیر سرکاری ایجنسیوں اور ان کی سرگرمیوں سے اپنے کارکنوں کو متعارف کرانے کے لیے ایک کتابچہ شائع کیا گیا ہے۔ اس سوشل سروس ونگ کے زیر اہتمام کیرلا کے دو میڈیکل کالجوں کے قریب ''مرکز اطلاعات و رہ نمائی'' (Informations Guidence Centre) تشکیل دینے کے لیے کوشش جاری ہے۔ کوزی کوڈ میڈیکل کالج کے قریب قائم کیے جانے والے مرکز اطلاعات و رہ نمائی میں غریب اور مستحق افراد کو کم سے کم خرچ میں طبی جانچ کی سہولتیں بہم پہنچانے کے لیے ایک خیراتی لیبارٹری (Charity Lebaratory) قائم کرنے کا منصوبہ ہے۔

جماعت کی نگرانی میں قائم اسپتالوں کی سرگرمیوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے اور ان کی کارکردگی کو موثر بنانے کے لیے ایک تنظیم Association of Ideal Medical Services کے نام سے تشکیل دی گئی ہے، جس نے ان اسپتالوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے لیے چار میٹنگیں کی ہیں۔

کیرلا کے دو مشہور شہروں کوزی کوڈ اور کوچی میں Ethical Medical Forum کی علاقائی کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ ہر کانفرنس میں ساٹھ ڈاکٹروں نے حصہ لیا۔ اس کا مقصد طبی اخلاقیات کو فروغ دینا ہے۔ اخلاقی طبی فورم (Ethical Medical Forum) "Ethical Views" کے نام سے ایک سہ ماہی رسالہ بھی شائع کرتا ہے۔ اس فورم نے وبائی امراض (Epidemics) اور طبی کیمپوں کے تئیں بیداری پر تحریک بھی چلائی۔ اس کی میڈیکل ٹیم سات ممبروں پر مشتمل

ہے۔ ۲۶؍دسمبر ۲۰۰۴ کو سونامی سے آئی تباہی کے بعد اس ٹیم نے انڈونیشیا جاکر اپنے مشن کی تکمیل کی۔ تین ہفتے تک اس میڈیکل ٹیم نے وہاں اپنی بہترین خدمات پیش کیں اور ۳،۰۰،۰۰۰/- روپے کی دوائیاں متاثرین سنامی میں تقسیم کیں۔ خود کیرلا میں سنامی لہروں سے متاثرہ تین مقامات کارونا گا پلّی، اَرَتا پُزہا اور کایام کُلَم جماعت کے کارکنوں نے بہترین مخلصانہ خدمات انجام دیں۔ انھوں نے بچاؤ اور راحت رسانی کا کام تباہی کے فوراً بعد شروع کردیا۔ جس دن یہ قیامت خیز تباہی آئی اسی دن امیر حلقہ کیرلا نے متاثرہ مقامات کا دورہ کیا اور حکومت کے ذمے داروں اور سیاسی پارٹیوں سے ریلیف کے کام میں تیزی لانے کے لیے رابطہ قائم کیا۔ جماعت کے کارکنوں نے چیریا ازیکل (Cheriya Azheekkal) علاقے میں ریلیف کیمپ لگاکر چودہ سو پچاس متاثرین کو اس میں منتقل کیا اور اس کے لیے ضروری انتظامات کیے اور ایک مندر کے کیمپس میں بھی اس کے ذمے داروں سے گزارش کرکے ریلیف کیمپ لگایا۔ آئیڈیل ریلیف ونگ کے دو کارکنوں پر مشتمل ٹیم کو انڈمان بھیجا گیا تاکہ وہاں کی ریلیف سرگرمیوں میں اپنا تعاون پیش کریں۔

سنامی متاثرین کی مدد اور راحت رسانی کے کام کے لیے رضا کار فراہم کیے گئے۔ مستقل بیس دن تک یہ رضا کار کارکن سنامی متاثرین کے بچاؤ اور راحت کے کاموں میں مصروف رہے۔

آئیڈیل ریلیف ونگ (Ideal Relief Wing: IRW) حلقہ کیرلا کی ایک نہایت منظّم، فعال ونگ ہے جو مثالی انداز میں ہنگامی حالات میں اپنی خدمات پیش کرتی ہے۔ چناں چہ عوام کے اشتراک و تعاون سے اس کے اکیس سروس فورم تشکیل دیے گئے ہیں۔ تیرہ کالجوں کے کیمپس میں کیمپس سروس ونگ تشکیل دیے گئے ہیں۔ مجلس التعلیمی الاسلامی (جو حلقہ کیرلا کی تعلیمات سے متعلق سب سے اعلیٰ با اختیار کمیٹی ہے) سے ملحق تمام کالجوں میں ''کیمپس سروس ونگ'' قائم کرنے کے لیے ورک شاپ منعقد کیے گئے۔ فرسٹ ایڈ (First Aid) کی تربیت دینے کے لیے چھبیس کلاسیں لگائی گئیں۔ جنازہ تیار کرنے اور اس سے متعلق امور کی تربیت دینے کے لیے تیس کلاسیں لگائی گئیں۔ صحت کے بارے میں عوامی بیداری لانے کی غرض سے چھے پروگرام کیے گئے اور نو کالونیوں میں طبی خدمات انجام دی گئیں۔ چھتیس زخمیوں سمیت چورانوے

مریضوں کو مختلف اسپتالوں میں داخل کرایا گیا۔ مختلف اسپتالوں میں داخل غریب اور بد حال مریضوں کی چوراسی رضا کاروں نے خدمت کی۔ ترسٹھ مریضوں کو فرسٹ ایڈ کی سروس اور چالیس غریب مریضوں کو دوائیں مہیا کرائی گئیں۔ تین سو انیس مریضوں کی ضروری دیکھ بھال کی گئی۔ حادثات کے زیر اثر مرنے والوں اور بیماری سے فوت شدہ مریضوں کے ایک سو پنچانوے جنازے پڑھے گئے اور ان کی تجہیز و تکفین کی خدمت انجام دی گئی۔

دو مقامات پر صحت کی جانچ (Health Survey) کا پروگرام چلایا گیا اور حفظان صحت کے تئیں بیداری کی کلاسیں لگائی گئیں۔ ایک سو پانچ ضرورت مند اور مستحق مریضوں کو خون کا عطیہ دیا گیا۔ بارہ مسجدوں، پانچ اسکولوں، آٹھ اسپتالوں، چار عوامی گزرگاہوں، دو عوامی تالابوں اور سات عوامی کنوؤں کی صفائی ستھرائی کرنے اور انھیں کار آمد بنانے کی خدمت انجام دی گئی۔ غریب گھرانوں کے آٹھ مکانات کی تعمیر اور اٹھہتر مکانات کی مرمت کی گئی۔ چھ سڑکیں تعمیر کی گئیں اور تین دریاؤں میں پانی کے بہاؤ کو رواں دواں کرنے کے لیے مطلوبہ ضروری کام انجام دیے گئے۔ اکہتر گھرانوں کے باہمی تنازعات حل کرائے گئے۔ اکیاون بے روزگاروں کو برسر روزگار بنانے کے لیے مدد کی گئی۔ آٹھ آدمیوں کی نشہ کی لت چھڑائی گئی۔ آٹھ مقامات پر پینے کے پانی کی سہولتیں مہیا کی گئیں۔ چھتیس نوجوانوں کی شادی کرنے کے لیے مدد کی گئی۔

کیرلا کی جماعت کے پاس اس وقت چار اسپتال ہیں (۱) انصار ہاسپٹل، پیہروم پلاؤ، تری شور (۲) شانتی ہاسپٹل، اومیشری، کوزی کوڈ (۳) ایم آئی ٹی ہاسپٹل کوڈنگ لور، تری شور (۴) ہُدیٰ ٹرسٹ ہاسپٹل، ہری پاد، الاپڑ ہا۔ ان دو برسوں میں ان اسپتالوں نے درج ذیل طبی خدمات انجام دیں:

(۱) انصار ہاسپٹل

غریب مریضوں کے دوا علاج پر -/۱۱۰۰۰۰۰ روپے صرف کیے گئے۔ اسپتال کے گرد و پیش دس معمر لوگوں (Senior Citizens) کو مفت طبی جانچ کی سہولت پہنچائی گئی۔ اس دوران دس میڈیکل کیمپ لگائے گئے۔ شری چیتھرا ہاسپٹل کے اشتراک و تعاون سے ماہانہ Neuro Epilepsy Camps لگائے گئے۔ دو ایمبولینس مریضوں کی خدمت میں مصروف رہیں۔

(۲) شانتی ہاسپٹل، اومیشری

مختلف رفاہی کاموں پر ماہانہ پچاس ہزار روپے صرف کیے گئے۔ سینئر سٹی زنس کے لیے مفت طبی جانچ اور ان کے علاج کے بل پر پچیس فیصد (۲۵٪) کی رعایت دی گئی، جس سے سو سے زیادہ مریضوں نے استفادہ کیا۔ ۶۵ سال سے اوپر کے تمام لوگوں کے لیے (بلا استثنا مذہب وملت) مکمل طبی جانچ کے لیے کیمپ لگایا گیا۔ یہ پروگرام گاؤں پنچایت اور پرائمری ہیلتھ سنٹر کے تعاون واشتراک سے کیا گیا۔ یہ میڈیکل کیمپ سال میں تین بار لگائے گئے۔ ان سے چھے سو سے بارہ سو افراد تک مستفید ہوئے۔ غریب مریضوں کے دوا علاج میں -/۱۳۹۱۷۷ روپے کی رعایت دی گئی۔ پینسٹھ سال اور اس سے اوپر کے معمر لوگوں کے لیے متحرک طبی نگہداشت یونٹ (Mobile Medicare Units) کی خدمات مہیا کرائی گئیں اور دو ماہ تک ہر پندرہ دن پر ان کی دوبارہ چیکنگ کی جاتی رہی۔ ایک ایمبولینس ہے جو مریضوں کی خدمت کے لیے وقف ہے۔ اس دو سال کے عرصے میں بیالس طبی کیمپ لگائے گئے، جن سے چھے سو اکہتر مریضوں نے استفادہ کیا۔ انھیں -/۳۶۵۰۰ روپے کی دوائیاں فراہم کی گئیں۔

---

(۴) ہدیٰ ٹرسٹ اسپتال

غریب مریضوں کے دوا علاج میں -/۹۷۰۰۰ روپے کی رعایت کی گئی۔ اسپتال کی طرف سے سونامی تباہی سے متاثر لوگوں کے دوا علاج میں آٹھ ڈاکٹروں اور چودہ طبی عملہ (Para Medical Staff) مصروف رہا۔ سونامی سے متاثر علاقے میں -/۵۶۰۰۰ روپے گھروں کی مرمت اور بچوں کی تعلیم کی مد میں صرف کیے گئے۔ ان دو برسوں میں اسپتال کی جانب سے تین طبی کیمپ لگائے گئے، جس سے ساڑھے سات سو مریضوں نے استفادہ کیا۔ انھیں مفت دوائیں اور طبی جانچ کی سہولت مہیا کرائی گئی۔ سونامی سے آئی تباہی (۲۶ر دسمبر تا ۲ر جنوری) کے دوران -/۹۲،۶۶۵ روپے کی دوائیں ایمبولینس سروس کے ساتھ مفت فراہم کی گئیں۔

شخصی ضروریات میں مدد، مریضوں کے دوا علاج اور طوفان سے متاثرین کے دوا علاج اور مختلف جہتوں سے ان کے لیے راحت رسانی اور بازآبادکاری کے کاموں کے علاوہ درج

ذیل خدمات بھی انجام دی گئیں:

وایناڈ کے سیلاب میں متاثرین کے لیے ایک لاکھ روپے کی لاگت سے چالیس جھونپڑیاں بنائی گئیں۔

ایران میں آئے بھیانک زلزلے میں ۵۰-/ ۵۴۱۲۴۴ روپے کی مدد بھیجی گئی۔ کاڈ النڈی میں چنئی میل ٹرین کے حادثہ کے موقعے پر ریلیف ورک کیا گیا۔ گجرات فساد کے متاثرین کے لیے خصوصی فنڈ جمع کرکے-/ ۱۷۸۵۴۸۳ روپے بھیجے گئے۔ سونامی ریلیف کی مد میں عوام سے کل-/ ۳۲۳۱۸۶ روپے جمع کیے گئے اور متاثرین سونامی کی مختلف ضروریات پر خرچ کیے گئے اور مقامی جماعتوں کے ذریعے محنت مزدوری کرنے کے آلات خریدنے کے لیے -/ ۱۴۴۰۳۷ روپے کی مالی مدد دی گئی۔